

بلوچستان صوبائی اسمبلی

سرکاری رپورٹ رپورٹر ہوان اجلاس

مباحثات 2010ء

(اجلاس منعقدہ ۰۴ مارچ 2010ء برباطین ۱۷ رنچ الاول ۱۴۳۱ھ بروز جمعرات)

نمبر شمار	مندرجات	صفنمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	2
2	وفی سوالات۔	2
3	رخصت کی درخواستیں۔	8
4	مشترکہ قرارداد نمبر ۴۷ میں میر عبدالرحمن میٹکل (وزیر معدنیات)۔	38
5	گورنر بلوچستان کا حکم نامہ۔	39

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ ۰۴ مارچ ۲۰۱۰ء بھطابن ۱۷ رینج الاول ۱۴۳۱ھ بروز جمعرات بوقت شام ۴ بجھر ۱۵ منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر محمد سلم بھوتانی بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔
جناب سپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَسُبْحَنَ اللّٰهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعِشْيًا
وَحِينَ تُظْهِرُونَ ۝ يُخْرُجُ الْحَيٌّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرُجُ الْمَيِّتُ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ
بَعْدَ مَوْتِهَا ۝ وَكَذَلِكَ تُخْرِجُونَ ۝ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ۔

﴿پارہ نمبر ۲۱ سورۃ الروم آیت نمبر ۱۶ تا ۱۹﴾

ترجمہ: پس اللہ تعالیٰ کی تشیع پڑھا کرو جب کہ تم شام کرو اور جب صحیح کرو۔ تمام تعریفوں کے لائق آسمانوں اور زمین میں صرف وہی ہے تیسرے پھر کو اور ظہر کے وقت بھی (اس کی پاکیزگی بیان کرو)۔ (وہی) زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور وہی زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے، اسی طرح تم (بھی) نکالے جاؤ گے۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا إِبْلَاغٌ۔

وقفہ سوالات

جناب سپیکر: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ وقفہ سوالات۔ میں ایک گزارش کروں، پوائنٹ آف آرڈرز آپ کے بالکل لوں گا لیکن ابھی ہماری سپیکر زکان فرنس میں کچھ فیصلے ہوئے ہیں، جن میں ان چیزوں کو ہم نے کیا ہے کہ ممبرز کو بالکل ہم یہ موقع دیں گے کہ اپنے علاقے کے مسائل بیان کریں لیکن question hours جب شروع ہو گا وہ important of dispose کر جائیں گے question hour کے بعد question hour پہلے ہم Then I will take your points of order کے پاس

آجائیں۔ بھی ہوگا zero hour۔ Then I will take your points of order. پرانے آف آرڈر بھی ہوگا۔ But not before question hour . جی۔ حاجی عین اللہ شمس (وزیر صحت) : مولانا امیر زمان صاحب کے والد انتقال کرچکے ہیں kindly ان کیلئے دعا کی جائے۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: وقفہ سوالات۔ آغا عرفان صاحب اپنا سوال پکاریں۔ جی آغا صاحب!

آغا عرفان کریم: سوال نمبر 162۔ منسٹر صاحب نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: سینئر منسٹر صاحب! وزراء صاحبان کو کس طرح پابند کیا جائے کہ وہ سوالوں کے جوابات تو دے دیں؟ اور نہ ہمیں intimate کیا ہے کہ جی یا گورنمنٹ کسی کو آپ مہربانی کر کے قائد ایوان سے بات کریں اگر جس دن وزیر صاحب نہ ہوں تو وہ فریضہ دوسرے وزیر کے سپرد کریں کہ اسمبلی کو تو کم از کم جواب دیا جائے۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر) : جناب سپیکر! آپ کی بدایات اور حکم کے مطابق ہم قائد ایوان سے رابطہ بھی کر لیتے ہیں۔ لیکن جناب سپیکر! پہلے یہ روایات رہی تھیں لیکن ایک دو سال سے پہلے ہمیں، میرے خیال میں جو کوئی سوال ہے تو حکومت کا ہر منسٹر ان کو جواب دے سکتا ہے۔ کیونکہ 1990ء کی اسمبلی میں پھر 1993ء اور 1997ء کی اسمبلی میں ہم جب اپوزیشن بیپوں پر تھے تو جو بھی حکومتی مبرز تھے وہ ہمیں جواب دے سکتے تھے۔ تو آئندہ کیلئے جناب سپیکر! آپ اس کی اجازت دے دیں کیونکہ ایک منسٹر کبھی بیمار بھی ہو سکتا ہے اُس کی ضروریات بھی ہو سکتی ہیں، تو آئندہ کیلئے اگر آپ کی طرف سے اجازت ہو۔

جناب سپیکر: میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ اگر متعلقہ وزیر نہ ہوں تو گورنمنٹ کسی کو nominate کر کے بتادے کہ جی آج فلاں وزیر صاحب نہیں ہو نگے تو ان کے سوالات فلاں وزیر صاحب دیں گے۔ ہم تو یہی چاہتے ہیں ہمیں تو بالکل اس پر اعتراض نہیں ہے۔

سینئر وزیر: جناب سپیکر صاحب! آئندہ کیلئے یہی فیصلہ ہوگا انشاء اللہ ہم تیاری کر لیں گے۔

جناب سپیکر: اور جھٹر ج وزیر، جس طرح محکم، اگر سوال کرنے والا نہیں ہے وہ کسی اور کو authorize کریں ہم اُس کو بھی پوچھنے کی اجازت دیں گے۔

آغا عرفان کریم: بالکل سر! اسی طرح ہے روز آف برنس میں وہ کسی وزیر کو جسکو بھی nominate کرتے ہیں وہ ان کا جواب دیتے ہیں۔

جناب پسکر: سینئر منستر صاحب! میرے خیال میں ابھی تو کوئی نہیں، منستر صاحب آپ ہیں اس پوزیشن میں کہ جواب دے سکتے ہیں؟

سینئروزیر: جناب پسکر! جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ اس کا جواب آیا بھی ہے۔

جناب پسکر: مولانا عبدالواسع صاحب!

162 آغا عرفان کریم:

کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:-

سال 2008ء تا حال کوئی مستونگ اور بولان کے اضلاع میں کن کن تھانوں کی حدود سے کسقدر موڑ سائیکلیں، موڑ کاریں، پچارو، ٹرالرز اور ٹرکیں مع مال چوری کئے گئے ہیں۔ تفصیل دی جائے؟ وزیر داخلہ:

(جناب پسکر صاحب کے حکم سے سینئر منستر صاحب نے وزیر داخلہ کی جگہ جواب دیا)

سال 2008ء تا حال کوئی مستونگ اور بولان کے جن جن تھانوں کی حدود سے جس قدر موڑ سائیکلیں، موڑ کاریں، پچارو، ٹرالرز اور ٹرکیں مع مال چوری کئے گئے اس کی تفصیل بہ طابق کی پیش سٹی پولیس افسر کوئی، ڈی پی او، کچھی اور ڈی پی ایم سٹونگ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

Mr . Speaker: Question No. 162 taken as read . Any supplementary on 162 ?

Agha Irfan Karim: Sir, No suplementry .

جناب پسکر: Ok جناب آغا عرفان کریم صاحب اپنا لگا سوال پکاریں۔

آغا عرفان کریم: سوال نمبر 164۔

Mr . Speaker: Question No164 S&GAD Mininster .

سینئروزیر: جناب پسکر! جواب موصول نہیں ہوا ہے کیونکہ میں نے اس کا مطالعہ نہیں کیا ہے۔ اور صحیح طور پر معلومات حاصل کر کے ان کے جوابات دوں گا۔

جناب پسکر: Ok تو یہ question اگلے اجلاس کے لئے defer کیا جاتا ہے۔

آغا عرفان کریم: سر! اس سے پہلے کے سیشن میں بھی اسی طرح اس کا جواب نہیں آیا تھا۔

جناب پسکر: بہر حال ابھی میں نے سینئر منستر صاحب سے گزارش کی ہے وہ قائد ایوان تک بات پہنچائیں گے۔

امید ہے کہ اب اس پر کچھ عمل ہونا چاہیئے۔ آغا عرفان صاحب اپنا اگلا سوال پکاریں۔
آغا عرفان کریم: سوال نمبر 165۔

Mr . Speaker: Question 165 . Minister S&GAD or any Minister on is behalf ?

(مورخہ 18 جنوری 2010ء کا موئخر شدہ)

165☆ آغا عرفان کریم:

کیا وزیر ملازم متمہاء و امور انتظامیہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2008ء تا تعالیٰ بلوچستان ہاؤسِ اسلام آباد میں مختلف سینٹرل ایم ایز، ایم پی ایز، ریٹائرڈ اعلیٰ سرکاری آفسر ان اکیڈمی کے قریبی رشتہ دار انہوں نے مستقل رہائش اختیار کی ہوئی ہے؟
(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان مستقل رہائشیوں سے ہفتہ وار مہار اور سالانہ کس قدر رقم وصول کی جاتی ہے۔ تفصیل دی جائے؟

وزیر ملازم متمہاء و امور انتظامیہ:

(جناب سپیکر صاحب کے حکم سے سینٹرل منسٹر صاحب نے وزیر دا خلمہ کی جگہ جواب دیا)

نہیں۔ محکمہ ملازم متمہاء و امور انتظامیہ اور کمپیوٹر ڈارکے ریکارڈ کی مطابق بلوچستان ہاؤسِ اسلام آباد میں کوئی کمرہ کسی بھی سینٹرل ایم ایز اے اور ریٹائرڈ اعلیٰ سرکاری آفسر اور اس کے قریبی رشتہ دار کو مستقل طور پر الٹ نہیں کیا گیا ہے۔

سینٹرل وزیر: جناب سپیکر! اس طرح نہ ہو کہ جواب دینے کی بجائے میں بھی سوال کنندہ نہ بن جاؤں؟

جناب سپیکر: جی؟

سینٹرل وزیر: میں بھی سوال پوچھنے والوں کی صفائح میں نہ آ جاؤں کہ میرا بھی یہی اعتراض یہی سوال ہو۔
بہر حال جناب سپیکر! اس کا تو جواب آیا ہے کہ کسی بھی منسٹر کے اور اس کے رشتہ دار کو مستقل طور پر الٹ نہیں ہوا ہے۔ لیکن شاید اس پر بھی اللہ مجھ سے پوچھنے والیں کچھ اس طرح کے حالات ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے پڑھا تو ہے لیکن can't say ایتھوں گورنمنٹ کا کام ہے جواب۔ جی۔

سینٹرل وزیر: بہر حال کچھ لوگوں کو الٹ ہوا ہے لیکن قانون کے مطابق شاید ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جواب یہ آ رہا ہے کہ کسی کو الٹمنٹ نہیں ہوئی ہے۔ آپ فرمائیں ہے یہ کہ ہوئی ہے لیکن وہ قانون کے مطابق ہوئی ہے۔

سینر وزیر: جناب پیکر! قانون کے مطابق ہوئی ہے اس طرح نہیں کہ نہیں ہوئی ہے۔ کیونکہ ہم سب کو معلوم ہے اگر فلور پر میں اس قسم کی غلط بیانی سے کام لوں تو یہ مناسب عمل نہیں ہے۔ لیکن ہوگا قانون کے مطابق کیونکہ اپنے اختیارات کے اندر رہتے ہوئے انہوں نے الٹ کیا ہوا ہے۔

جناب پیکر: تو پھر وہ ایس ایڈجی اے ڈی سے بھی آپ پوچھ لیں کہ جی اس طرح جواب کیوں دیا ہے۔

جی؟ Any supplementary

آغا عرفان کریم: ایم پی ایز کیلئے بلوجستان ہاؤس ہے۔ پارلیمنٹ لا جزا یہم این ایز اور منسٹر ز کیلئے ہیں۔ تو وہاں پر غیر متعلقہ میں نے question کیا ہے There are not MPAs or Ministers ہیں ان کو الٹ کیا گیا ہے۔

جناب پیکر: دیکھیں سینر وزیر صاحب فرماتے ہیں کہ الٹ۔۔۔۔۔

سینر وزیر: جناب پیکر! ابھی میں آغا صاحب کو کیونکہ بے شک کچھ لوگ منسٹر نہیں ہیں لیکن ان کو الٹ ہوا ہے۔ اس طرح ہمارے بلوجستان کی بھی کچھ روایات ہیں کچھ اقدار ہیں ایک دوسرے کا احترام بھی ہے۔ فرض کریں وہاں ہمارے سابق پرائم منسٹر ظفر اللہ جمالی صاحب رہتے ہیں اب وہ ہمارے پورے پاکستان کے اوپر ایک حق رکھتے ہیں۔ ان کا ہمارے اور تو حق، ہم یہی بلوجستان کا کمرہ ان کی خدمت میں پیش کر سکتے ہیں۔

جناب پیکر: نہیں وزیر اعظم صاحب کو اگر سابق بھی ہیں تو پورے پاکستان میں کسی بھی سرکاری ریاست ہاؤس میں رہنا اُس کا استحقاق ہے اس میں کوئی بُری بات نہیں ہے۔

سینر وزیر: تو اسی طرح کچھ سینر وزیر صاحبان ہیں لیکن ہمارے علم میں اس طرح کی بات نہیں ہے کہ انکا سابق کوئی عہدہ ہونہ ابھی کوئی ان کی سرکاری کوئی ذمہ داریاں ہوں۔ اس طرح کوئی الٹمنٹ نہیں ہوئی ہے جناب پیکر!

آغا عرفان کریم: سر! اس طرح کے بھی۔۔۔۔۔

جناب پیکر: آغا صاحب! اب چھوڑ ہی دیں مولانا صاحب نے بتایا کہ کچھ لوگوں کو ہے کچھ سرکاری ذریعے سے ہے۔ تو آپ کو ابھی میرے خیال میں مولانا صاحب نے مطمئن کرنے کی کوشش کی آپ مطمئن ہو جائیں۔

جی پیر عبدالقار صاحب! ? You are on supplementary

پیر عبدالقار گیلانی: جی سپلیمنٹری۔

جناب پیکر: اچھا جی۔ Pir Sahib is on the supplementary on 165

پیر عبدالقدار گیلانی: سر! question تو نہیں ہے پلینمنٹی صرف میں اس کارروائی کے بارے میں کرنا چاہتا ہوں کہ جب written میں آیا ہوا ہے کہ وہاں پر کوئی نہیں رہ رہا ہے۔ اور وہاں پر ظفر اللہ جمالی صاحب ہوں یا کوئی بھی ہو۔ ٹھیک ہے ان کا استحقاق ہے وہ رہ سکتے ہیں کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن اسمبلی کو سوال کا غلط جواب بھجوانا منسٹری کی طرف سے یہ میرے خیال میں اسمبلی کی بھی تو ہیں ہے اور حکومت کی طرف سے۔

It is a very non serious attitude .

جناب سپیکر: دیکھیں پیر صاحب! آپ کی بات بجا ہے لیکن چونکہ concerned مفسٹر صاحب موجود نہیں ہیں on his behalf سینئر مفسٹر صاحب جواب دے رہے ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہیں پر ٹنگ میں غلطی ہو۔

پیر عبدالقدار گیلانی: نہیں نہیں جی پر ٹنگ میں نہیں صاف لکھا ہوا ہے۔ مکملہ ملازمت ہائے امور انتظامیہ کنٹرولر کے ریکارڈ کے مطابق بلوجستان ہاؤس اسلام آباد میں کوئی کمرہ کسی بھی سینئر، ایم این اے، ایم پی اے، ریٹائرڈ اعلیٰ سرکاری افسروں کے قریبی رشتہداران کو مستقل طور پر الٹ نہیں کیا گیا ہے۔ اس میں آپ مجھے بتائیں ان کے نام بھی لکھے ہیں؟

سینئر وزیر: یہ قریبی رشتہدار، سینئر ز اور ایم این ایز کے قریبی رشتہداروں کو، لیکن ان کو خود تو وہ رہ سکتے ہیں۔

پیر عبدالقدار گیلانی: نہیں یہ لکھا ہوا ہے کہ سینئر، ایم این اے اور ایم پی اے کسی کو الٹ نہیں ہوا ہے۔ سپیکر صاحب! آپ کے اپنے آفس سے یہ آیا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں الٹ ہونا ہے is something else اگر میں اور آپ جاتے ہیں وہاں دو دن کیلئے رہتے ہیں۔ That is not allotment.

پیر عبدالقدار گیلانی: نہیں سر! وہ کسی کو وہاں پر دیا جائے اور وہ رہے۔ ٹھیک ہے ظفر اللہ جمالی صاحب کے پاس سات سال سے وہ کمرہ موجود ہے۔ جب وہ پرائم مفسٹر تھے تب بھی وہ کمرہ ان کے پاس تھا۔ اور مفسٹر صاحبان کے پاس ہیں سینئر صاحبان کے پاس ہیں ہمارے دوسرے ساتھی بھی وہاں پر کمرے رکھے ہیں۔ وہ weekly حساب سے pay کرتے ہیں۔ لیکن یہاں پر جواب اس طرح سے دینا کہ نہیں ہوا اور پھر مفسٹر صاحب یہ فرم رہے ہیں کہ ہوا ہے۔ تو میرے خیال میں یہ اسمبلی کے ساتھ غلط بیانی ہوئی ہے اس کے اوپر پلیز۔

جناب سپیکر: یقیناً سینئر مفسٹر صاحب نے جواب بھی پڑھا ہو گا چونکہ Concerned Minister is not available اس کی چھٹی کی درخواست بھی آئی ہوئی ہے۔ تو سینئر مفسٹر صاحب نے کارروائی چلانے کیلئے ان

کی طرف سے جواب دیا ہے۔ مولانا صاحب! آپ اس چیز کو ذمہ دار کیجئے گا کہ کہیں۔۔۔۔۔

سینئر وزیر: جناب پیکر! آج آپ نے ہمیں جوئی ذمہ داریاں سونپی ہیں آئندہ کیلئے تیاری کے ساتھ۔

جناب پیکر: آپ کو بھی نئی ذمہ داری اس طرح آتی ہے یہ آج سے ہم نے introduce کیا ہے۔ ہم نے یہی کیا ہے کوئی سوال un-answered نہ جائے۔

پیر عبدالقدار گیلانی: مولانا صاحب کوئی ذمہ داریوں پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب پیکر: نئی ذمہ داریاں تو ہیں، لیکن یہ آج ہم نے ایک نیا introduce کیا ہے کہ جی کوئی سوال بغیر جواب کے نہ جائے۔ نہیں میں question hour کا جو ہے اعلان کروں کہ ختم ہے تو پھر اس کے بعد کہیں ہم نہیں جا رہے ہیں۔ ٹھیک ہے جی۔ وقفہ سوالات ختم سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

رخصت کی درخواستیں

سیکرٹری اسمبلی: سردار ثناء اللہ زہری صاحب، وزیر نے سرکاری دورے کی وجہ سے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب محمد یوسف ملازمی صاحب، وزیر: آباد جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

میر امان اللہ نو تیزی صاحب، وزیر نے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب مسعود خان لوئی صاحب، وزیر: آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترمہ راحیلہ درانی صاحب، وزیر نے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

انجینئر زمرک خان صاحب، وزیر: آباد جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترمہ حسن بنو صاحب، مشیر برائے وزیر اعلیٰ نے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب محمد خان طور صاحب، وزیر: آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

حاجی محمد نواز صاحب، وزیر نے کوئئی سے باہر جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترمہ غزالہ گولہ صاحب، وزیر نے آباد جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب پیکر: سوال یہ ہے کہ آپ رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟

(درخواستیں منظور ہوئیں)

جناب پیکر: سردار اسلام بزنجو صاحب! جی۔

سردار محمد اسلام بزنجو (وزیر آپاٹی و برقيات): شکریہ جناب پیکر! آپ کی مہربانی۔ جناب! میں آپ کی توجہ اور اس معزز ایوان کی توجہ دو دن پہلے جو انجینئرنگ یونیورسٹی خضدار میں جو واقعہ پیش ہوا تھا کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں۔ جس میں دو معصوم طالب علم شہید اور پچھیں کے لگ بھگ بچے ہمارے زخمی ہوئے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا ہوں کہ جو حملہ آور تھے جنہوں نے بچوں پر بم پھینکا وہ کون لوگ ہو سکتے ہیں؟ آیا اس حکومت کے دشمن، اس ملک کے دشمن، اس صوبے کے دشمن ہو سکتے ہیں اور کوئی بھی ایسا شخص اپنے معصوم بچوں پر اس طرح بہنہ پھینک سکتا۔ پہلے بھی ایک دو دفعہ خضدار میں جلوس پر فائرنگ ہوئی تھی جس میں دولڑ کے شہید ہوئے تھے۔ اس حوالے سے مرکزی حکومت نے ایک کمیٹی بنائی تھی جس میں انہوں نے کچھ ایم این اے منتخب کیئے تھے۔ وہ خضدار تشریف لائے انہوں نے انکواڑی کی۔ اُس کی رپورٹ مرکزی حکومت کو بھجوائی۔ اُس کمیٹی کے چیئرمین کا تعلق بلوجستان سے، ہمايون گرڈ صاحب انہوں نے مجھے خود بتایا کہ ہم نے اُس کی رپورٹ دی ہے لیکن آج تک نہ اُس پر عملدرآمد ہوانہ اُسکی آواز ہم نے سُنی کہ اُسکا کیا ہو گیا۔ یہ دوسرا اہم واقعہ ہے۔ میرا حلقات انتخاب، خضدار سے میں منتخب ہو کے آیا ہوں وہاں حالات انتہائی کشیدہ ہیں خضدار میرے خیال میں بیروت بن چکا ہے۔ آئے دن وہاں ایسا کوئی دن نہیں گزرتا جس میں دو تین murder ہوتے ہوں۔ قتل کہیں کسی کا بھی ہو وہ بالکل غلط ہے ہم اُسکی بھی ندامت کرتے ہیں۔ اور ان بچوں پر جو وحشیانہ طریقے سے جملہ ہوا ہے میں سمجھتا ہوں آج چونکہ وزیر اعلیٰ صاحب نہیں ہیں ہمارے سینئر منسٹر صاحب تشریف رکھتے ہیں، اُس کی ایک انکواڑی ہو جائے۔ ایک تحقیقاتی judiciary ایک جملہ تصور کرتا ہوں۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں اور سینئر منسٹر صاحب سے کہ اس مسئلے کو serious انداز میں لیا جائے۔ تاکہ اس طرح کے واقعات کی روک تھام ہو۔ ورنہ یہ وقت ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گا اور ایسے حالات وہاں بنیں گے کہ وہاں کوئی بھی محفوظ نہیں ہو گا۔ اور ہمارے ساتھی اس حوالے سے مزید باتیں کریں گے۔ اور ہم اس حوالے سے جو خضدار یونیورسٹی کا واقعہ ہوا ہے ساتھیوں کی بات کرنے کے بعد ہم بالکل مشترک اس ایوان سے باقاعدہ بطور پر احتیاجاً و اک آؤٹ کرتے ہیں۔ شکریہ۔

جناب پیکر: جی اصغر نند صاحب!

نیر محمد اصغر رند (وزیر سماجی بہبود): شکریہ جناب پسیکر صاحب! جیسے سردار اسمبلیم بزنجو صاحب نے کہا۔ ٹھیک ہے سراجی میں اپنے حلقہ انتخاب کی مثال دیتا ہوں میرے پوائنٹ آف آرڈر کا مقصد بھی یہی تھا۔ مند شہر تقریباً پینتیس ہزار کی آبادی ہے وہاں شہر کے اندر ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے پانچ سو میٹر اس کی چوڑائی سو یا ڈیڑھ سو فٹ اس کی لمبائی ہے۔ وہاں گیارہ دفعہ گاؤں کی عورتوں نے اجتماعی طور پر پورے مند کی تقریباً ہزار کے قریب عورتیں اکٹھی ہو کر وہاں ایف سی کمپ پر گئیں ڈی پی اوسے ملیں، کمشنر سے ملیں، کمانڈنٹ سے ملیں کہ خدا کیلئے جہاں اپنی چیک پوست بنانا چاہتے ہیں آپ کی already وہاں مند میں ایک کمپ ہے۔ اور مند کو enter ہونے سے پہلے بھی آپ لوگوں کی چیک پوست ہے اور مند کے اندر بھی ہے۔ وہاں بارڈر پر بھی ایک چیک پوست ہے۔ آپ وہاں کچھ نہیں کر سکتے ہیں۔ تو ابھی ایف سی نے وہاں پہاڑ کے اوپر اپنا کمپ لگایا ہے۔ میں نے بذاتِ خود کمانڈنٹ صاحب سے بات کی کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ اس سے حالاتِ خراب ہوں گے۔ گاؤں کے سارے لوگ آگے مجھ سے ملے علاقے کے دوسرے نمائندوں سے ملے اُن لوگوں نے نوٹس دے دیا۔ تو کمانڈنٹ صاحب نے کہا کہ یہ ہمارا ایک تجربہ ہے ہم صرف پہاڑ پر ایک ہفتہ قیام کرتے ہیں پتہ چلے کہ راکٹ مارنے والے کون ہیں؟ کون ہمیں راکٹ مار رہا ہے؟ اور کون بم بلاست کر رہا ہے؟ تو میں نے کہا کہ ٹھیک ہے ایک ہفتہ کے لئے بجائے ایک بیٹے کے ابھی کم از کم دو میئن گزر گئے ہیں وہ لوگ وہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اُن کے پاس دو رہیں ہوتی ہے ابھی وہاں یہ حال ہے کہ گاؤں کی کوئی بھی عورت اپنے گھر سے نہیں نکلتی۔ چاروں طرف مشرق مغرب شمال جنوب جہاں آپ پہاڑ پر ہوتے ہیں تو چاروں طرف کا پورا آپ ناظرہ کر سکتے ہیں۔ میں کل اپنے علاقے سے آیا ہوں تو گاؤں والوں نے دو چیزوں کا مطالبہ کیا ہے آپ نمائندگی کریں جتنے بھی نمائندے ہیں پارٹی سے بڑھ کر سیاسی وابستگی سے بڑھ کر چاہے اُن کا تعلق نیشنل پارٹی سے ہو، مینگل گروپ سے ہو، عوامی سے ہو، جمعیت سے ہو، کیونکہ سارے سنیڑوں کا تعلق انہی پارٹیوں سے ہے۔ یا پورے ہمارے مند گاؤں کو کسی دوسری جگہ شفت کریں یا ان کے کمپ کو پہاڑ کے اوپر سے ہٹا دیں۔ اچھا یہ لوگ پہاڑ پر ہوتے ہوئے پھر بھی دن کے دو بجے تین بجے اُن کے کمپ پر راکٹ پھٹتے ہیں یا بم بلاست ہوتے ہیں۔ تو میں نے کمانڈنٹ صاحب سے کہا کہ یہ تو دن دھاڑے ہو رہے ہیں آپ پکڑ لیں آپ کیوں نہیں کر سکتے ہیں۔ یعنی یہ حالاتِ خراب کرنے کے لئے۔ ٹھیک یہی معاملہ جو خضدار کا ہے میں کہتا ہوں یہ ان کی ایک کڑی ہے۔ اسمبلی میں جتنے دوست بیٹھے ہوئے ہیں کم از کم ایف سی کو کیونکہ ہماری حکومت کروڑوں روپے ان کو دے رہی ہے تو وہ ہمارا تحفظ کریں۔ تو یہ کروڑوں روپے اگر ہم روزانہ ان کا حساب لگائیں تو کتنے بنتے ہیں۔ جب ہم ڈولپمنٹ کے کام کا کہتے ہیں تو کہتے ہیں

کہ پیسہ نہیں ہے۔ آپ دیکھیں خزانے میں کتنے لوگ یہاں مزہ کر رہے ہیں۔ جب پیسے ہم ایف سی والوں کو ادا کر رہے ہیں تو بجائے وہ ہمارے تحفظ کے مزید ہمارے حالات کو خراب تونہ کریں نا۔ میں بھی دوستوں کے ساتھ ساتھ جو خضدار والا واقعہ ہے اور مندوالا ہے خدا کیلئے ان کا کوئی حل نکالیں۔ ورنہ حالات تو خراب ہو رہے ہیں اُن کو مزید خراب ہونے سے بچائیں۔

جناب سپیکر: ok۔ آپ کا point on record آگیا۔ سید احسان شاہ صاحب!

سید احسان شاہ (وزیر صنعت و حرفت): جناب والا! میں اس ایوان کے توسط سے آپ کی خدمت میں کوئی الگ بات نہیں کرنا چاہتا۔ جو بات سردار اسلام بن بخش صاحب نے کی ہے اور سر! اصغر نند صاحب نے کی ہے میں انہی کے متعلق کچھ گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔ جناب والا! گزشتہ دنوں جو خضدار انجینئرنگ یونیورسٹی کا واقعہ ہوا ہے یقیناً یہم تمام بلوجستانیوں کے لئے اور خاص طور پر ان والدین کے لئے جن کے بچے یہاں زیر تعلیم ہیں اُن کے لئے ایک سوالیہ نشان ہے۔ اور جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ایسی سازش کی کڑی ہے کہ بلوجستان کے نوجوانوں کو دانستہ طور پر علم سے محروم رکھا جائے اور دانستہ طور پر تعلیمی اداروں میں ایک ایسا خوف وہ رہا کیا جائے تاکہ بچے وہاں پر رہ نہ سکیں اور تعلیم کا سلسلہ جو اسوقت بلوجستان میں جاری ہے اُس میں خلل آئے۔ جناب والا! اس واقعے کے بعد میں آپ کو حقیقت بتاتا ہوں کہ ان تمام والدین جن کے بچے جس کا لجھ میں ہیں جس بورڈنگ میں ہیں جس ہائلی میں ہیں وہاں پر جناب والا! یہ ان کے لئے ایک لمحہ فکری ہے۔ کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ بھی واقعہ کہیں اور دہرا یا جائے۔ اس سے جناب! بڑھ کر ایک اور میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اب ہمارے صوبے سے باہر بھی ہمارے جوانوں کے ساتھ بچوں کے ساتھ بھی روایہ اپنایا جا رہا ہے۔ جناب والا! پچھلے دنوں ملتان میں جو واقعہ بلوج سٹوڈنٹس کے ساتھ پیش ہوا جس کا بی این پی (عوامی) نے نوٹس لیا اور ہمارے اسد بلوج صاحب کا اس پر شیئنٹ بھی آیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی اس سلسلے کی ایک کڑی ہے اور یہ دائرہ آہستہ پھیلتا جا رہا ہے۔ تو جناب والا! اس معزز ایوان کے لئے ایک لمحہ فکری ہے۔ ہم تمام والدین کے لئے کہ اس کا تدارک کس طرح سے کیا جائے جس طرح سردار اسلام صاحب نے کہا کہ ایسے لوگ بلوجستان کے بلوج عوام کی سرزی میں کے اور ہمارے خیرخواہ نہیں ہو سکتے جو ہمارے بچوں پر بم پھینکتے ہیں ہمارے بچوں پر جا کے بم برساتے ہیں۔ تو جناب والا! میں دوسرا پاؤ نکٹ جو اصغر نند صاحب نے اٹھایا ڈسٹرکٹ کیجے جو کہ ہمارا ڈسٹرکٹ ہے میرا اصغر نند صاحب اور ظہور بلیدی صاحب کا ہم تینوں کا تعلق اسی ڈسٹرکٹ سے ہے۔ تو جناب والا! وہ جگہ سردار اسلام صاحب نے بھی دیکھا ہے باقی دوستوں نے بھی دیکھا ہے جس علاقے کی اصغر نند صاحب نے بات کی ہے۔

وہ ایک ایسی جگہ پر واقع ہے جہاں اُس پہاڑی کے اوپر بیٹھ کے آپ مند کے ہر گھر کو دیکھ سکتے ہیں ہر گھر کے حصے کو دیکھ سکتے ہیں ہر گھر کے کمروں کو دیکھ سکتے ہیں کہ ان میں کون آ رہا ہے کون جا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ نہ صرف پاکستان کے آئین کی خلاف ورزی ہے جہاں پر چادر اور چارڈیواری کی ضمانت دی گئی ہے بلکہ یہ قرآن اور سنت کی روشنی میں ہمارے اسلامی اصولوں کی بھی خلاف ورزی ہے۔ جہاں پر حضرت عمرؓ نے جا کے ایک شخص کے گھر میں جھاناک تو انہوں نے یہی جواب دیا کہ گو کہ میں گھر کے اندر غلط کام کر رہا تھا لیکن خلیفہ آپ کو اسلام یا اجازت نہیں دیتا ہے کہ آپ میرے گھر میں جھاناک کر دیکھیں۔ تو جناب والا! اسلامی روایت اپنی جگہ پر پاکستان کا آئین بھی ہمیں چادر اور چارڈیواری کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں یہ صریحاً غیر قانونی غیر اخلاقی اور غیر آئینی کام ہے اس کو فوراً بند کیا جائے۔ ہم بھی چاہتے ہیں کہ وہاں پر امن ہو۔ لیکن امن کیلئے کوئی ایسا راستہ اپنایا جائے جس سے وہاں کے رہنے والے معصوم لوگ متاثر نہ ہوں۔ تو جناب والا! میں انہی الفاظ کے ساتھ اجازت چاہوں گا۔ ان دونوں واقعات مندر والا مسئلہ ہے اور خضدار انجینر نگ یونیورسٹی کا خاص طور پر میں اپنی جانب سے اور بی این پی (عوامی) کی جانب سے شدید الفاظ میں نہ ملت کرتا ہوں اور میں تمام دوستوں کو دعوت دیتا ہوں آئیے مل بیٹھ کے سوچتے ہیں کہ آئندہ اس طرح کا کوئی واقعہ رونما نہ ہو۔ شکریہ جناب!

جناب پیغمبر: شکریہ۔ جان علی چنگیزی!

جناب جان علی چنگیزی (وزیر کوائی ایجوکیشن): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ جناب پیغمبر! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ سردار اسلام بزرخوا اور جناب اصغر رند صاحب نے جن مسائل کی طرف ایوان کی توجہ چاہنے کی کوشش کی ہے تو اس میں میرا تعاوون ان کے ساتھ ہو گا میں ان کی حمایت کرتا ہوں۔ جناب عالی! زندگی اور موت دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اللہ تعالیٰ جسے چاہے موت دے جسے چاہے زندگی دے۔ مگر اسلام یا یہ قانون کسی کو یہ اجازت نہیں دیتا کہ وہ کسی کا خون کرے۔ پھر خاص طور پر مسجد کے بعد سب سے جو مقدس جگہ وہ تعلیمی ادارہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے کہ ”جو صحیح علم حاصل کرنے کے لئے جاتا ہے جب تک وہ واپس نہ آئے وہ جہاد کر رہا ہے۔ اس دوران اگر وہ مارا بھی جائے ہلاک بھی ہو جائے اُس کو ہم شہید کہتے ہیں“۔ جناب عالی! اگر آج ہم اپنے تعلیمی اداروں کی حفاظت نہیں کر سکتے ہیں تو پھر میں نہیں سمجھتا کہ کل ہمارا کوئی بھی ادارہ ححفوظ رہے۔ جناب عالی! کوئی اسوقت ایک قتل گاہ بن چکا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں ٹارگٹ کنگ، انوبراۓ تاداں اور آج نوبت یہاں تک پہنچی ہے، میں ہمیشہ چیختا رہا ہوں اس ایوان میں کہ آئیے خدار اسر جوڑ کر بیٹھیں

اس کے مستقل حل کی طرف چلیں۔ جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ عقل کا تقاضا یہی ہے کہ جب تک ہم سب ارکان مشترکہ طور پر کوئی ایسا فیصلہ سامنے نہیں لائیں گے جس میں پورے بلوچستان کا فائدہ ہو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ اس پوائنٹ آف آرڈر سے ہمارے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ اس کا یقیناً آپ کے جذبات ہیں آپ کے احساسات ہیں اور یہی ایک فورم ہے جہاں ہم اپنے احساسات کو بیان کر سکتے ہیں مگر اس کے مستقل حل کیلئے ہم سب کو مل جعل کر بیٹھنا ہو گا جس میں جناب سپیکر صاحب! آپ کی بھی ضرورت ہے، قائد ایوان کی بھی ضرورت ہے، ہم سب کی ضرورت ہے اسوقت یہ بلوچستان کی بقاء کا مسئلہ ہے۔ یہاں پارٹی پالیسی ایک طرف ہونی چاہیئے پارٹیوں سے بالاتر ہو کر جب ہم بلوچستان کی بات کرتے ہیں جب ہم اس ایوان میں بیٹھتے ہیں اسوقت ہم کسی خاص پارٹی سے تعلق نہیں رکھتے۔ اسوقت ہم ایم پی اے ہیں ہم عوامی نمائندے ہیں ہم یہاں بیٹھتے ہیں تو اس واقعے کی میں پر زور الفاظ میں مذمت کرتا ہوں اور ان شہداء کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں جو تعلیم کے سلسلے میں وہاں گئے تھے جو شہید ہو چکے ہیں تو فقط میں اس پر اکتفا نہیں کروں گا کہ ان کے ایصال ثواب کیلئے فاتح خوانی کریں دوچار دن ان کی یاد میں منائیں۔ ایک تو ہمیں اس سلسلے کو روکنا ہے پھر ساتھ ہی ساتھ ہمیں مل بیٹھ کر کوئی ایسا حاصل نکالنا چاہیے تاکہ آئندہ بلوچستان میں اس قسم کے حالات پیدا نہ ہوں۔ آپ کا بہت بہت شکر یہ۔

جناب سپیکر: عبد الرحمن مینگل صاحب!

میر عبد الرحمن مینگل (وزیر معدنیات): شکر یہ جناب سپیکر! جس طرح دوستوں نے ذکر کیا خضدار، منداور پورے بلوچستان کے حالات کا۔ جناب سپیکر! یہ سلسلہ کل کا نہیں ہے دو دن پہلے کا نہیں ہے جب سے یہ نئی گورنمنٹ آئی ہے مشرف کے ذور میں وہی کچھ ہو رہا تھا بھی وہی ہو رہا ہے۔ آیا ہم اس کو روک نہیں سکتے ہیں؟ یا تو ہم یہ کہیں کہ ایف سی ہمارے اختیار میں نہیں ہے بارہا میٹنگیں ہوئیں وفاقی وزیر حملہ ملک یہاں آئے اور وفاقی مسٹر زپرائیم مسٹر، پریزیڈنٹ ہم یہی کہتے ہیں کہ ایف سی کو کنٹرول کرو، ایف سی کو کنٹرول کرو۔ ایف سی کنٹرول نہیں ہو سکتی ہے تو صاف صاف بتا دیں کہ ایف سی ہمارے کنٹرول میں نہیں ہے۔ آج پورے بلوچستان میں خاص کر خضدار، جس طرح اسرائیل اور فلسطین کے حالات ہیں اسی طرح خضدار کی حالت۔ تو خضدار میں دن کو ابھی آپ معلوم کر لیں وہاں ستا ٹاہے ویران ہے آپ کو نہیں لگے گا جناب سپیکر کہ یہ ایک شہر ہے۔ ستا ٹاہے بازار بند ہے کاروبار بند ہے لوگ پریشان ہیں۔ اور یہ افسوسناک واقعہ ہے اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ تو مطالبہ یہ ہے کہ اس کی ایمانداری سے انکو اڑی کی جائے۔ ایک حقیقی رزلٹ، اس کا سامنے آجائے کہ آیا کون سے ہاتھ اس میں کار فرمایا ہے۔ جس طرح مند میں ہوا ہے ایف سی کے حوالے سے۔ تو میں پر زور مذمت

کرتا ہوں ایف سی کی ایسی حرکتوں کی۔ اور میں وفاقی گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ ایف سی کو لگام دے۔ شکریہ جناب!

جناب سپیکر: عبد الخالق بشدودست!

جناب عبد الخالق بشدودست (وزیر بلدیات): شکریہ جناب سپیکر صاحب! جس طرح دوستوں نے یہاں اپنے خیالات کا اظہار کیا میں بھی انہی کے ساتھ اپنے آپ کو شامل کرتا ہوں۔ اور سب سے بڑھ کر میں یہ کہنا چاہوں گا کہ تعلیمی ادارے جسے ہم ایک مقدس جگہ تصور کرتے ہیں وہاں بھی اگر معصوم بچوں پر بم بلاسٹ ہوں وہاں ان پر ظلم و تشدد ہوں تو آپ مجھے بتادیں کہ کونسا والد یہ سوچھے گا کہ میں اپنے بچے کو کسی یونیورسٹی یا کالج بھجواؤ نگا۔ لازمی بات ہے کہ ہم لوگ تعلیم سے دور رہیں گے اور اپنے وہی پرانے مال مویشی کو پرانے کو ترجیح دیں گے۔ ہم یہ نہیں چاہیں گے کہ ہمارے بچے یونیورسٹیوں میں کالجوں میں یا سکولوں میں جا کر تشدد کا نشانہ بنیں۔ وہاں شہید ہوں وہاں ان پر ظلم ہو۔ آپ کو معلوم ہے کہ میں نے وفاقی وزیر داخلہ حُمَن ملک کے سامنے رُو بِرُو کہا تھا کہ اگر ہماری ایک عورت کی بھی بے عزت ہوتی ہے تو اُس کے بد لے اگر آپ ہمیں سونو کریاں بھی دے دیں تب ہمیں منظور نہیں ہے۔ آپ نے ابھی سنا اصغر صاحب فرمائے تھے کہ منڈشہر کے اوپر جو پہاڑی ہے اُس سے منڈشہر کی ساری آبادی نظر آتی ہے۔ وہاں وہ سپاہی جو پاکستان کے آئین کے پابند بھی ہیں اپنے کمانڈروں کے حکم کے بھی پابند ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے کمانڈر انہیں یہ حکم دیتے ہیں کہ تم جاؤ پہاڑی پر چھڑو، یہی عزت نفس کو نقصان پہنچانا نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ اور اس کے علاوہ میں تو دیر سے پہنچا ہوں اگر اجمل خٹک مرحوم کیلئے فاتح خوانی نہیں کی گئی ہے تو ان کیلئے فاتح خوانی کی جائے۔

جناب سپیکر: ہو گئی ہے۔ اچھا مولانا واسع صاحب، ایک منٹ جی please مولانا واسع صاحب اور صادق عمرانی صاحب آپ! میرے خیال میں ترقیاب اس کے points تو آگے کے ہر ایک کے تاثرات آگے ہیں۔ اب میں مولانا واسع صاحب یا صادق صاحب میں سے کسی کو کہوں کہ گورنمنٹ کی طرف سے بتادیں چونکہ وزیر اعلیٰ صاحب نہیں ہیں۔۔۔ (مداغلہ)۔ جی ڈاکٹر فوزیہ صاحب!

ڈاکٹر فوزیہ نذری مری (مبر پاکستان نرنسنگ نوسل): شکریہ جناب سپیکر! بات تو جو معزز ممبران نے سامنے رکھی میری بھی وہی ہے، ہمارے پارلیمانی لیڈر صاحب بھی اُس کے حق میں بات کر چکے ہیں۔ میرا صرف یہاں کہنے کا مقصد مندوالے واقعہ کے حوالے سے ہے۔ بات اس نئی پرہیز گئی ہے کہ چادر اور چارڈیواری کا تقسیم پامال کیا جا رہا ہے۔ لہذا میری آپ جناب سے یہ request ہے کہ آپ ایک کمیٹی تشکیل دیں جس میں معزز ممبران

صاحبان شامل ہوں بیشمول اصغر ند صاحب کے تاکہ وہ کمیٹی اُس جگہ جائے اور جائزہ لے۔ کیونکہ ایف سی کو مگر نے میں ظاہم نہیں لے گا۔ میری بس یہی request ہے کہ کمیٹی وہ رپورٹ لائے جس پر بعد میں ہو جائے ایسا نہ ہو کہ آج یہاں ہم چھینیں اور کل کو پھر وہ اُس پہاڑی پر اُسی طرح بیٹھے رہیں۔

جناب سپیکر: نسرین کھیت ان صاحب!

محترمہ نسرین رحمن کھیت ان (صوبائی وزیر): تھینک یو جناب سپیکر! میں بھی اپنے بھائیوں کے پوائنٹ آف آرڈر پر خضدار یونیورسٹی اور مندان دونوں واقعات کی پرزور نہ مرت کرتی ہوں۔ بلوجستان میں تعلیمی معیار بہت کم ہے یا آپ بھی جانتے ہیں اور ہم سب لوگ جانتے ہیں۔ مشکل سے یونیورسٹی لیول تک ہمارے طلبہ پہنچتے ہیں نچلے درجے کے لوگ تو اس چیز کی سوچ بھی نہیں سکتے اور ماں باپ کی اتنی امیدیں وابستہ ہوتی ہیں، اگر ہمارے پاس ان جینرنس یونیورسٹی ایک ہے اُس کو ہم سنہjal کے نہیں رکھ سکتے اُن کے طلبہ کیلئے حفاظت provide نہیں کر سکتے تو دوسرا یونیورسٹی کے لوگوں کیلئے یا دوسرے جو interior سے لوگ آتے ہیں ہم وہ کیا امیدیں رکھتے ہوں گے۔ میں اس سلسلے میں ایف سی کے حوالے سے پہلے بھی بات کر چکی ہوں even میری رحمن ملک صاحب سے بھی بات ہوئی تھی کہ ایف سی کی چیک پوٹیں ختم کر دی جائیں جیسے پورے پاکستان میں کر دی گئی ہیں۔ لیکن پورا اجلاس ختم ہو گیا ہمارا period تک ہو گیا اُس کے باوجود ابھی تک ہمارے بارکھاں اور کنکری کے پانچ areas ہیں وہاں سے ایف سی کی کوئی چیک پوٹ ختم نہیں ہوئی ہے جبکہ انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ دونوں کے بعد ہم ان کو ختم کر دینے گے۔ تو آپ کے توسط سے وفاق سے بھی یہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے بلوجستان میں جتنی بھی چیک پوٹیں شہروں کے نزدیک یا شہروں کے اندر ہیں اُن کو ختم کر دیا جائے۔ بہت شکر یہی ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ دیکھیں میری گزارش سنیں، شاہ صاحب آپ اور مولانا واسع صاحب سب سینئر ہیں مجھے آپ گائیڈ کریں کہ normally point raise کوئی normally ہوتا ہے تو ایک محرك بات کر لیتا ہے، گونہ نہ کی طرف سے کوئی موقف آ جاتا ہے اسکے بعد سپیکر اُس حوالے سے اُس پوائنٹ کو dispose of کرتا ہے۔ لیکن یہاں ایک unique situation ہے کہ سارے منسٹر صاحبان کر رہے ہیں اب مجھے لا منسٹر صاحبہ۔

(ماہیک بند کئی معزز زمہران ایک ساتھ بولتے رہے۔ اور واک آؤٹ کر کے ہال سے باہر چلے گئے)

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ مجھے گائیڈ کریں کہ کیا کریں نا؟ آپ کو میں بات کرنے دے رہا ہوں۔

میں صرف-----(ماہیک بند کئی محترم برادر ایک ساتھ بولتے رہے)

جناب پیغمبر: دیکھیں آپ بات کریں۔ میں تو guidance لے رہا ہوں کہ کیا کریں نا۔ ظہور صاحب! آپ بات کریں۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر جی ڈی اے / بی سی ڈی اے): پچھلے دو سال سے جمہوری حکومت قائم ہوئی ہے تو اُس وقت اس حکومت کو نام کرنے کیلئے اور جناب پر یزدینٹ صاحب نے جو آغاز حقوق بلوجستان کا افتتاح کیا ہے اور اُس کا اعلان کیا ہے تو اُس کو سبوتاش کرنے کیلئے پچھنا دیا گیا تو توں کی وجہ سے یہاں مختلف واقعات پیش ہو رہے ہیں۔ جہاں تک خضدار کا واقعہ ہے جس میں تین طلباء کی شہادت ہوئی ہے۔ تو جناب پیغمبر! میں سمجھتا ہوں کہ بلوجستان کے حالات اب حد سے زیادہ بگڑ گئے ہیں اور اس حوالے سے چونکہ ہمارے جتنے بھی ادارے ہیں ان معاملات کو سمجھنی پا رہے ہیں۔ تو جس طرح بنیظیر شہید کی قتل کی جواہر کو اُری ہم نے اقوام متحده سے کرانی ہے تو ہم اس مسئلے کو خاص کر بلوجستان کے معاملات کو اقوام متحده کو invite کریں تاکہ وہ اس معاملے کی تحقیقات کرے اور دنیا کو بتا سکے کہ یہ کونسی قومیں ہیں جو بلوجستان کے حالات خراب کر رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ میں اس واقعہ پر واک آؤٹ کرتا ہوں۔

جناب پیغمبر: مولانا واسع صاحب! اُن وزراء صاحب汗 کو کون لے آئے گا؟ اُن وزراء صاحب汗 کو کوئی منا کے لائے۔ میں تو آپ کو کہہ رہا تھا کہ اُن کو منا کر لائیں۔

وزیر صنعت و حرف: جناب والا! ہم بی این پی (عوامی) بھی ایوان سے اس واقعے کے خلاف ٹوکن واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(ارکین بی این پی (عوامی) واک آؤٹ کر کے چلے گئے)

جناب پیغمبر: شاہ صاحب! میں تو کہہ رہا تھا اُن کو منا کر کے لائیں آپ بھی واک آؤٹ کر گئے۔ جی حمل صاحب کے بعد پھر شاہ نواز مری صاحب بولیں۔ حمل صاحب! آپ بولیں۔

منیر وزیر: جناب پیغمبر! ایک پوائنٹ ہے؟

جناب پیغمبر: حمل صاحب! منیر منیر صاحب کا ذرالاپائٹ آنے دیں۔ پھر اُس پر بات کریں گے۔ جی۔

منیر وزیر: جناب پیغمبر! میں اپنے دوستوں سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ اس طرح واک آؤٹ کرنے سے بہتر ہے کہ اس مسئلے پر غور ہو جائے۔ کون کہتا ہے کہ یہ مسئلے کسی کے دل میں ڈردنیں ہے لیکن اس طرح معاملات سے مسئلے حل نہیں ہوتے۔ بہر حال میں احسان شاہ صاحب اور دوسرے دوستوں سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ وہ

آجائیں اور اس پر بیٹھ کر جو ہی صورتحال۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیونکہ قائد ایوان نہیں ہیں میں اسی لئے کہہ رہا ہوں کہ آپ ان سے بات کر کے اُسکا عمل نکالیں۔

منیر وزیر: عمل نکالنے کیلئے آپ دوندے nominate کریں تاکہ وہ دوستوں کو لے آئیں پھر اس

پر گھل کر ہر ایک اپنی بات کر لے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے بات کرنے سے تو کسی کو انکار نہیں ہے لیکن میں یہ کہہ رہا ہوں کہ گورنمنٹ کا موقف

کون دے گا؟

منیر وزیر: جناب! یہ سب گورنمنٹ کے ہیں۔

جناب سپیکر: میں یہی تو کہہ رہا ہوں کہ کیا اس کو میں۔۔۔۔۔

(اس موقع پر معزز زار کیں واک آؤٹ ختم کر کے واپس ہاں میں تشریف لائے۔ ڈیک بجائے گئے)

جناب سپیکر: چلیں جی ٹھیک ہے۔ حمل صاحب! آپ بولیں۔

میر حمل کلمتی (وزیر ماہی گیری): شکریہ جناب سپیکر! جس طرح تمام معزز زمہران نے خضدار کے واقعے کے

بارے میں فرمایا جو دون پہلے پیش ہوا تھا جس میں ہمارے تین طلبہ شہید ہوئے تھے۔ میں اس کی پر زور نہ مت

کرتا ہوں اور ساتھ یہ بھی کہتا چلوں کہ بلوچستان تعلیمی حوالے سے پہلے سے محروم ہے اور اسے مزید محروم کیا جا رہا

ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس سرزی میں پر بلوچ عوام اور ہمارے بچوں کے ساتھ سراسر ظلم ہے۔ اور یہ سلسلہ پچھلے کئی

سائلوں سے چلا آ رہا ہے۔ اس کے لئے فوری طور پر ایک انکوائری کمیٹی conduct کی جائے تاکہ وہ صحیح

رپورٹ دے۔ دوسری بات کل میرے ڈسٹرکٹ کی تحریکیں اور مارٹنہ میں ایک واقعہ پیش ہوا۔ وہاں سکول کے بچوں

پر نیوی نے فائرنگ کی ہے straight firing کی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ کوئی جانی نقصان نہیں

ہوا۔ لیکن یہ کوٹل ایریا جس پر کوست گارڈ اور نیوی کا ظلم بڑھتا چلا آ رہا ہے لیکن بار بار ہم آپ کو اس مسئلے کے

بارے میں بتا رہے ہیں اور اس پر ابھی تک کوئی کارروائی نہیں ہو رہی ہے اور نیوی اور کوست گارڈ کو بھی تنیبہ کی

جائے تاکہ آئندہ اس طرح کا واقعہ رومناہے ہو۔ تھیک یو۔

جناب سپیکر: شاہنواز مری اُس کے بعد سلطان صاحب، صادق صاحب! آپ آخر میں میرے خیال میں

بات کر لیں۔

میر شاہنواز خان مری (وزیر کھیل و ثقافت): جناب سپیکر! آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے ان دو

اہم مسئلوں پر بولنے کی اجازت دی۔ ایک تو جیسے انہوں نے بتایا مند میں پہاڑی کے اوپر، اگر واقعی بے پروگ

ہورہی ہے ہماری خواتین کی تو میں یہ request کروں گا ان معزز ارکان کو اپشنلی سینئر منسٹر کو کہ وہ ایف سی والوں کو کہیں کہ وہ پہاڑی خالی کریں۔ دوسرا خضدار کا جو واقعہ ہوا ہے اسکی میں پر زور نہ مدت کرتا ہوں اور اس کا حل بھی ہے کہ ہائی کورٹ کے ایک Sitting Judge سے ایک انکوارٹری کرائی جائے کہ یہ بلوجستان میں کون کر رہا ہے اور اسی کی رپورٹ اسمبلی میں باقاعدہ پیش کی جائے۔

Thank you very much.

جناب سپیکر: سلطان صاحب! بشرط صاحب! آپ نے بات کر لی ہے۔ اب میں دوسروں کو موقع دوں گا۔

جناب سلطان محمد ترین (وزیر جیل خانہ جات): **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ**۔ تھیک یوجناب! کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے معزز ممبر ان کی تائید کرتا ہوں جو انہوں نے بات کی۔ اور ساتھ ہی یہ بتاتا چلوں کہ ہمارے علاقے ہر نانی میں دن دھاڑے ڈکیتی ہو رہی ہے مگر اس کا ابھی تک نوٹس نہیں لیا گیا ہے۔ اور ہمارے ڈی پی او کو بھی فارغ کیا گیا ہے لیکن اس کے باوجود وہ چارچنج نہیں چھوڑ رہا ہے اس کی ناالی کی وجہ سے اُس کو فارغ کیا جائے۔ تو اس سلسلے میں میری آپ سے اور اس ایوان سے کہ اس پر کام کیا جائے اور دوسرا ہمارے روڈوں کی خستہ حالت، یہ بار بار میں کہتا جا رہا ہوں مگر اس کے باوجود اس پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی ہے سنگاوتی ٹو ہر نانی روڈ جو بنایا گیا ہے وہ پندرہ دن کے بعد دوبارہ خراب ہو گیا اُس پر بھی کوئی کارروائی نہیں ہوئی ہے۔ میں اس ایوان سے گزارش کرتا ہوں کہ اس کا سختی سے نوٹس لیا جائے۔

Thanks.

جناب سپیکر: جی عرفان صاحب! آپ بات کریں گے۔

But Irfan you go to your own seat.

جی آغا عرفان صاحب! آپ بات کریں گے۔

Agha Irfan Karim: Thank you very much .

بہت شکر یہ آپ کا سپیکر صاحب۔ محترم! سب سے پہلے تو میں اس واقعہ کی بہت شدید نہ مدت کرتا ہوں لیکن یہ واقعہ، افسوس ہے کہ پرسوں یہ واقعہ پیش نہیں آیا بلکہ ہر وقت یہ واقعات پیش آتے رہے ہیں۔ اسی طرح مند میں جو ایف سی نے اپنے مورچے بنادیئے ہیں اور شہر کے اندر میں خود مند گیا ہوں اور یہ بھی سراسر ظلم ہے اگر وہ اس طرح کنٹرول نہیں کر سکتے ہیں چاروں طرف ایف سی کے camps ہیں۔ اگر وہ وہاں بیٹھ کر شہر کو دیکھنے سے کنٹرول کر سکتے ہیں پھر تو ظاہر ہے انکے camps پورے بلوجستان میں آپ جہاں بھی جائیں ہر شہر کے اُپر انکے مورچے بنتے ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر ایک بات طے ہے کہ آج حکومتی وزراء خود اس بات کی تائید کر رہے ہیں حکومت میں بیٹھے ہوئے کہ یہاں پر ایک متوازنی حکومت چل رہی ہے۔

(اس موقع پر جناب پسیکر صاحب ایوان سے چلے گئے اور سید عبدالقادر گیلانی (جناب چیئرمین) صاحب کرتی صدارت پر متمكن ہوئے)

آغا عرفان کریم: ظاہر ہے اسی اسمبلی میں دوسال سے ہم سنتے آ رہے ہیں کہ یہاں ایک متوازی حکومت ہے اور ہم وفاقی حکومت سے درخواست کریں گے اُن سے بات کریں گے کہ یہاں پر ایف سی کروک دیا جائے اُس کو لگام دیا جائے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پسیکر صاحب نے آج بھی ہمارے سینئر منشیر صاحب اور ہمارے پارلیمنٹی لیڈر صادق صاحب کو پھر یہی درخواست کر رہے تھے کہ آپ دوبارہ جائیں اور ایک کمیٹی تشکیل دیں یا آپ لوگ خود سی ایم صاحب سے بات کریں یا مرکز سے بات کریں۔ تو ظاہر ہے یہ کمیٹی بھی ہم دیکھتے آ رہے ہیں اور مرکز سے بات کرنے کا یہ سلسلہ جو یہاں شروع ہوا ہے یہ تو صرف اس حکومت کی نہیں بلکہ کافی عرصے سے یہ سلسلہ چلا آ رہا ہے۔ تو جناب! افسوس اس بات کا ہے منشیز یہاں آج بیٹھے ہوئے ہیں بغیر اختیار کے ایک حکومت چلا رہے ہیں۔

(اس موقع پر A Mr. Stephen G. Fakan, Consulate General, U.S.A اجلاس کی

کارروائی دیکھنے ایوان میں تشریف لائے اور اراکین نے انکا استقبال کرتے ہوئے ڈیک بجائے)

پیر عبدالقادر گیلانی (جناب چیئرمین): عرفان صاحب! آپ اپنی speech مکمل کر لیں۔

آغا عرفان کریم: جناب! تو یہ بے اختیار منشیز اُنکے جو پارلیمنٹی لیڈر ہیں جو لیڈر آف دی ہاؤس ہیں اب ظاہر ہے اُن کے پاس powers نہیں ہیں کہ وہ اپنے منشیز کو deliver کی ہیں۔ تو اسکے لئے میرے خیال میں منشیز کی بنیٹ کا ایک ہنگامی اجلاس بلا کیں اور اس حوالے سے اس پر اچھی طرح سوچیں کہ اگر انہیں حکومت کرنی ہے آیا انکی حکومت اس صوبے میں ہے یا کسی اور کی؟ آج عوام پورے بلوچستان کے لوگوں نے انکو ووٹ دے کر ہم سب کو یہاں اسمبلی بھجا ہے۔ اور ظاہر ہے وہ ہم ہی سے توقع کرتے ہیں اسی حکومت سے توقع کرتے ہیں کہ ہمارے لئے کچھ کریں گے۔ اور ہم یہاں آ کر صرف بات کر کے چلے جائیں اور کچھ نہ کر سکیں، ظاہر اس اسمبلی کی ساکھ بھی متاثر ہو رہی ہے ہمارا استحقاق بھی مجروح ہو رہا ہے اور اس پورے عوام کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے۔ اور صرف اور صرف یہ حکومت جن کے پاس پاور نہیں ہے اس powerless حکومت کی وجہ سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ تو میں جناب پسیکر! یہ امید کرتا ہوں کہ یہ آخری دفعہ ہو گا۔ میں کل ہی اخباروں میں پڑھ چکا ہوں ہمارے صدر نے کہا ہے کہ ایف سی وزیر اعلیٰ کے ماتحت کام کرے گی لیکن میں یہ بات کافی عرصہ

سے سنتا آرہا ہوں لیکن امید ہے کہ اس دفعہ یہ آخری ہو گا اور اگر یہ آخری نہ ہو تو یہ حکومتی فنڈر زاپنی ساکھ کے لئے اس عوام کی ساکھ کے لئے جنہوں نے انہیں ووٹ دے کر یہاں بھیجا ہے یہ بلوجستان کے لئے کچھ کریں، بلوجستان کے عوام کے لئے یہ اسی طرح ہم ذلیل و خوار ہوتے جائیں گے۔

جناب چیرمن: تھینک یو۔

حاجی علی مدبک: جناب پسیکر!

جناب چیرمن: علی مدبک صاحب!

حاجی علی مدبک: میں بھوتانی صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے دل پر پھر رکھ کر آپ کو یہاں مدعو کیا۔ کاش کہ تمام دوست اسی طرح کریں۔ اور میں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے جو خضدار میں واقعہ ہوا ہے اس کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہوں۔ جب بھی ہماری گورنمنٹ نزدیک آنے کی کوشش کرتی ہے یا مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کرتی ہے پتہ نہیں کونے خفیہ ہاتھ ہیں کونی طاقتیں ہیں جو ہمارے ایسے پروگرام کو ناکام کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ ہماری کوشش یہی ہے کہ ہم اپنے ناراض بلوچ بھائیوں کے ساتھ بیٹھ کر اس مسئلہ کو حل کریں۔ مگر خضدار کا واقعہ قابل مذمت ہے آپ دیکھیں ہمارے تعلیمی ادارے بھی محفوظ نہیں میں سخت الفاظ میں اسکی مذمت کرتا ہوں۔ تھینک یو جناب پسیکر!

جناب چیرمن: جے پر کاش صاحب!

جناب جے پر کاش: شکر یہ پسیکر صاحب! آپ نے ہمیں بولنے کا موقع دیا۔ جناب! خضدار اور مند کے واقعے کی جیسے کہ دوسرے ساتھیوں نے مذمت کی ہے ہم بھی اسکی مذمت کرتے ہیں۔ جناب پسیکر! آپ کی توجہ تھوڑی میں منیارٹی کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔

جناب چیرمن: جی اپنے ساتھیوں کو دیکھ رہا ہوں کہ کس sequence میں آرہے ہیں جو ساتھی پہلے کھڑا ہوا تھا وہ پہلے بات کر لیں آپ بات شروع کریں۔

جناب جے پر کاش: جناب پسیکر صاحب! آپ کی توجہ تھوڑی سی منیارٹی کی طرف دلانا چاہتا ہوں آئے دن تمام بلوجستان میں minorities کا مستوگ میں قتل ثلاث اور ملنگر کے علاقے میں اغوا برائے تاوان کی وارداتیں ہوئی ہیں۔ اور اسکے علاوہ ایک بندہ جس کا نام جواہر لعل ہے کافی عرصہ پہلے نال سے اغوا ہوا تھا اور ابھی تک برآمد نہیں ہوا ہے جس کے لئے سردار اسلام بن ججو نے بھی ہمارے ساتھی ایم صاحب کے ساتھ مل کر گفتگو کی

تھی۔ جناب! حال ہی میں میرا دودن کا دورہ اپنی جماعت کی طرف سے تھر کا تھا وہاں تو مجھے ایسے لگا کہ ہم دوئی میں گھوم رہے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ وہاں پر ماشاء اللہ اس کو اللہ تعالیٰ نظر بد سے بچائے وہ بھی تو پاکستان میں ہے اس طرح امن تھار گیستان کے حوالے سے انسان کو سانپ کے ڈسنے کا ڈر تھا لیکن لوٹ مار تھی نہ کوئی ڈلکشی نہ کوئی انغوبارے تاداں تو آخر جناب! بلوجستان میں ہماری منیارٹیز کے ساتھ یہ انتظامیہ آنکھ پھولی کیوں کھیل رہی ہے؟ ڈیرہ اللہ یار سے کوئی تک، کوئی سے دلبند یعنی تک اور پھر کوئی سے حب تک اور خصوصی طور پر ہمارا کیپٹل سٹی جو کوئی ہے سیٹلائٹ ٹاؤن میں روزانہ لوٹ مارکی واردات میں اور ہماری منیارٹیز کو ڈیرہ مراد جمالی میں ٹیکنون آنا ان کو ہر اس اکیا جا رہا ہے۔ ہمیں جیوا اور جینے دوکی پالیسی پر چلنے دیا جائے۔ میں اس اسمبلی کے توسط سے تمام ممبران سے اور تمام بلوجستان کے معتبرین سے اپیل کرتا ہوں کہ خدارا اقلیت کا خصوصی طور پر خیال رکھا جائے اور ہمیں تحفظ فراہم کیا جائے۔ اور اس طرح برما ہوں پر ایک ڈاکٹر ہمیشہ سماں کو انغو اکرنے کی واردات ہو رہی تھی وہ نیچ گیا۔ آپ کے نواس میں لانا چاہتا ہوں کہ اس نے کوئی میں اپنی دکان بھی واپس کر دی اور اپنام کان بھی نیچ کر واپس چلا گیا۔ تو آپ سے گزارش ہے کہ آپ کوئی رو لنگ دیں تاکہ اس پر کوئی عملدرآمد ہو۔ شکریہ جناب!

جناب چیئرمین: عبد الخالق صاحب!

جناب عبد الخالق بشردوست (وزیر بلدیات): جناب! میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہوں گا میر حمل کلمتی صاحب پتہ نہیں وہ پہلی مرتبہ تقریر کر رہے ہیں حالانکہ وہ مسلم (ق) سے بھی تعلق رکھتے ہیں انہوں نے کہا کہ ”یہ بلوج عوام پر“ میں اس کو بلوج عوام پر نہیں یہاں بلوجستان میں دوقوں رہتی ہیں پشتون اور بلوج یہاں جو بھی ظلم ہوتا ہے وہ بلوج اور پشتون دونوں پر ہوتا ہے۔ مجھے اس پر بھی افسوس ہے کہ کچھ عرصہ پہلے افغان فوجیوں نے تین چروں ہوں کو یہاں سے اٹھا کر افغانستان کے علاقے میں ان کو شہید کیا۔ لیکن یہاں پر سوائے میرے اور چند دوسروں کے کسی اور نے نہ مت نہیں کی۔ اس طرح ہم پشتونوں پر ظلم ہوتا ہے اس کی نہ مت اگر نہیں کریں گے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ ہم انکے لئے راستہ خود کھول رہے ہیں جو لوگ یہاں آرہے ہیں۔

جناب چیئرمین: بشردوست صاحب! میرے خیال میں تمام ساتھیوں نے یہی کہا ہے کہ یہاں بلوج بھی ہیں پشتون بھی۔

وزیر بلدیات: حمل کلمتی صاحب نے کہا کہ یہ بلوج عوام پر نہیں بلکہ بلوجستان کے عوام پر یہ ظلم ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین: صحیح کہہ رہے ہیں تمام بلوجستان کے واقعات پر یہ باتیں ہو رہی ہیں اور اس میں بلوج بھی اور

پشتوں بھی۔

وزیر ماہی گیری: اس سرزی میں پر رہنے والی جتنی بھی قویں میں یہاں رہتی ہیں وہ بلوچستانی ہیں اور میں اس سرزی میں پر رہنے والی تمام اقوام کی بات کی ہے۔

وزیر بلدیات: تھینک یو۔

جناب طارق حسین مسروی گٹشی: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ بارکھان کے علاقہ رکھنی کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ پنجاب سے خواتین اور مردوں کو اٹھا کر یہاں اغوا برائے تاوان پر لایا جا رہا ہے۔ تقریباً اس وقت بھی چھ سات ایسے ہیں اغوا برائے تاوان کے واقعات جو کہ لوگوں کو لا کر چھپ رائیک علاقہ ہے رکھنی کے ساتھ وہاں رکھا ہوا ہے اور پچاس پچاس لاکھ ڈیماںڈ کر رہے ہیں یہ Law & Order Situation جو بلوچستان کی بنیت جاری ہے اس پر ہم سب کوں بیٹھ کر کچھ لائج عمل طے کرنا چاہئے۔ تھینک یو۔

جناب چیئرمین: عین اللہ شمس صاحب!

حاجی عین اللہ شمس (وزیر صحبت): شکریہ جناب سپیکر صاحب! جیسا کہ سردار اسلام بزنجو صاحب، میرا صغر نند صاحب، میر حمل کلمتی صاحب، ملک سلطان ترین صاحب اور دیگر ہمارے معزز اراکین نے بلوچستان کے مختلف علاقوں کی جو مشکلات بیان کی ہیں یہ آج کی نئی گزشتہ چار پانچ سال سے یہ واقعات تسلسل کے ساتھ ہو رہے ہیں۔ ہم سب کو بحیثیت پارلیمنٹرین، بحیثیت سیاسی و رکرزاں، بحیثیت اس بلوچستان کے عوام، انتہائی سنجیدگی کا مظاہرہ کرنا ہو گا اور بیٹھ کر ایک منفقہ لائج عمل طے کرنا ہو گا۔ اس سلسلے میں سات دن پہلے اسلام آباد میں بلوچستان سے متعلق جتنے بھی ایم این ایزا اور سینیٹر ز تھے ان کے لئے ایک دعوت کا اہتمام کیا گیا تھا کہ جو کچھ اب تک بلوچستان میں ہو چکا ہے یا جو کچھ آئندہ ہونے والا ہے اس سلسلے میں ہمارے صوبائی امیر سینیٹر مولانا محمد خان شیرانی صاحب نے ایک دعوت کی تھی۔ جس میں تمام ایم این ایزا اور سینیٹر ز بلوچستان کے ہیں ان کو بلا یا تھا اور طے یہ ہوا تھا کہ ہم بلوچستان میں صوبائی حکومت سے یہ گزارش کریں گے صوبائی حکومت کی دعوت پر بلوچستان سے متعلق ایم این ایزا، سینیٹر ز اور تمام ایم پی ایزا چاہے وہ حکومت میں ہوں یا اپوزیشن میں ان سب کو ہم بلا کیں گے۔ پہلے مرحلے میں ہم یہ سوچ سکیں کہ جو کچھ بلوچستان کے عوام کے ساتھ ہو رہا ہے جو ظلم اور بربریت ہو رہی ہے، جو تعلیمی پسمندگی ہے جو معاشری پسمندگی ہے، جو سیاسی پسمندگی ہے اُنکے متعلق ہم ایک ذہن بنا سکیں ایک آواز بنا سکیں پیش کر ہماری پارٹیاں الگ الگ ہیں بے شک ہماری قیادتیں الگ الگ ہیں لیکن بلوچستان کے جو مسائل ہیں بلوچستان کی جو مشکلات ہیں اور بلوچستان پر جو آنے والی آفت اور مصیبت ہے اُس کیلئے ہم ایک آواز ہو جائیں

اور میں تمام ساتھیوں سے یہ گزارش کروں گا کہ جو نبی حکومت بلوچستان اُس دعوت کا اہتمام کرئے پہلے مرحلے میں صرف پارلیمنٹریں ہونگے اور دوسرا مرحلے میں تمام قبائلی زعماً، سیاسی و رکرز، سیاسی قیادت حکومت بلوچستان اکٹھے اُنہیں بلا لے گی اور ہم اپنے آنے والے پروگرام کی ایک مشترکہ تگ و دوکریں گے۔ اس سلسلے میں میں تمام ساتھیوں سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ اسکے لئے ڈنی طور پر تیار ہیں کہ اس آنے والی میٹنگ میں جو نواب محمد اسلم رئیسانی صاحب بلا میں گے جس کی مولانا محمد خان شیرانی صاحب نے تجویز دی ہے سب ساتھی اس میں شرکت کریں اور بھر پور تیاری کریں تاکہ ایک منعقدہ ذہنی ایک منعقدہ فکر اس صوبے کے عوام کے لئے اور اُس آنے والی مصیبت کو روکنے کے لئے ایک سد باب ہم کر سکیں اور گزشتہ جو پکجہ یہاں ہو چکا ہے اس کا ایک ازالہ کر سکیں۔ بہت شکر یہ جناب پسیکر صاحب!

جناب چیئرمین: تھینک یو۔ جی کیپن عبد الخالق صاحب!

کیپن (ر) عبد الخالق اچکزئی (وزیر امورِ امورِ خارجہ): بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ جناب پسیکر! سب سے پہلے تو Nice to see you on Speaker's seat.

Mr . Chairman: I am just covering to Mr.Speaker .

وزیر امورِ خارجہ: no problem جناب پسیکر! میں باقی ممبرز کی طرح ظاہربات ہے کہ میرے بھی جذبات ہیں جو واقعات ہوئے ہیں چاہے وہ خضدار میں ہوا ہے چاہے مند میں ہوا ہے۔ ہم پہلے بھی یہاں اسمبلی میں ایسے واقعات کی نہاد کرتے آ رہے ہیں ان کی بھی بھر پور نہاد کرتا ہوں۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ جناب پسیکر! آپ کی اجازت سے چھوٹی سی گزارش کروں گا۔ ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے ان کے تدارک کے لئے اس سے پہلے بھی یہاں پر قراردادیں پاس ہوئی تھیں۔ یہاں پر لوگوں نے علمتی واک آؤٹ بھی کیا ہے واک آؤٹ ریکارڈ کرائے ہیں۔ لیکن اس کا کسی کے اوپر کیا اثر پڑا۔ کیا حکومت کے اوپر؟ کیا ان اداروں کے اوپر جن کے بارے میں گورنمنٹ آف بلوچستان بار بار یہ کہتی رہی ہے کہ ایسے ادارے جو ہمارے کنٹرول سے باہر ہیں یا ہمارے قابو میں نہیں آ رہے ہیں ان کے لئے کونسا ایسا ایکشن لیا گیا ہے جس کی بنیاد پر آج ہم یہاں بیٹھیں ہوئے ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم وہ elected نمائندے ہیں جس طرح آغا صاحب نے کہا کہ ہم یہ فخر محسوس کر سکیں کہ ہم نے اپنے عوام کے مستقبل کے فیصلے کرنے ہیں۔ ہم تو خود ہی یہاں بیٹھ کر رو رہے ہیں کہ بابا کوئی ایسی حکومت ہے جو ہم سے بالاتر ہے۔ ہمیں وہ بھی نظر نہیں آ رہی ہے۔ لیکن ہم بولتے

ضرور ہیں یہاں پر چینتے ضرور ہیں۔ لیکن آج تک اس اسمبلی کے کسی ممبر نے اپنے علاقے کو منظر رکھتے ہوئے ایسا کوئی قدم نہیں اٹھایا جس کا اثر ان اداروں پر ہو کہ واقعی بلوجستان کے سسٹم کی جو نیاد ہے وہ ملنے والی ہے بلوجستان اسمبلی کے تمام ممبران اس چیز پر متفق ہیں کہ اگر خداخواستہ ہم یہ تجویز رکھتے ہیں کہ اگر ان کے اوپر عملدرآمد نہ ہوا تو ہم یہ ایکشن لیں گے؟ میرے کہنے کا مقصد آپ سمجھ رہے ہوئے، کہ ہم میں سے ایسے کس نے لئے ہیں۔ کس نے یہ ارادہ کیا ہے کہ ہم ملکر as a individual یا actions ایسا group میں گے جس کی ہم روک تھام کر سکیں۔ اس لئے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ہمارے واک آؤٹ سے ہماری قراردادوں سے ہماری یہاں پر آ کر نشتاً گفتاً برخاستا اس سے میں نہیں سمجھتا کہ اسکے اوپر نہ پہلے کوئی اثر پڑا ہے اور نہ آئندہ پڑے گا۔ میری اپنی طرف سے یہ تجویز ہو گی کہ ہمیں مل بیٹھ کر کوئی ایسا لاحِ عمل طے کرنا چاہئے کہ اگر ہم یہ ڈیماڈ کرتے ہیں کہ فلاں کام ہونا چاہئے۔ ہمیں کوئی چاہتا ہے یا نہیں ہم اس وقت علاقے کے نمائندے ہیں۔ بلوجستان کی نمائندگی کرتے ہیں۔ لہذا اگر اس اسمبلی سے بھی بالاتر کوئی ہے تو وہ سامنے آئے، گورنمنٹ کا آئین اور قانون پڑا ہوا ہے تو ہم پھر اس کی پیروکاری کرتے ہیں اُس کے احکامات کو مانتے ہیں۔ یا پھر ہمارے احکامات کو مانا چاہیے۔ اگر نہیں مانے جاتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر بیٹھنا ہمارا That is of no use، wastage of time میں آتا ہے۔ نہیں آتا ہے تو ہم یہ حق نہیں رکھتے ہیں کہ یہاں بیٹھیں اور لوگوں کے مسائل کو بھی address کر سکیں۔ Thank you very much!

جناب چیئرمین: آغا عرفان صاحب! میرے خیال میں آپ نے بات کر لی؟

آغا عرفان کریم: جی نہیں۔

جناب چیئرمین: آغا عرفان کریم صاحب!

Agha Irfan Karim: Thank you very much Mr . Speaker !

بہت بہت مہربانی جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہ رہا تھا کہ قلات میں کچھ دن پہلے اور اس سے دو مہینے پہلے اسی طرح کا واقعہ پیش آیا تھا۔ وہاں ہماری اقلیتی ہندو براذری کے امرداس کواغوا کیا گیا اور آج کوئی سات آٹھ دن ہوتے ہیں تو اُس حوالے سے کوشش کی جا رہی ہے کہ ہم اُسے کہیں نہ کہیں سے برآمد کریں چاہے اپنے قابلی

اٹھرورسون سے یا حکومتی احکامات سے لیکن عرض میں یہ کرنا چاہتا ہوں اور معزز ایوان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ قلات جیسے sensitive area میں ہمارے آئی بھی صاحب نے اس سے پہلے ہمارے ایس پی کے پیش روتھے ان کو جب تبدیل کیا گیا تو انہوں نے مجھ سے محترمہ رو بنیہ عرفان صاحب سے اور ہمارے وزیر داغہ صاحب سے کہا کہ میں آپ لوگوں کو ایک ایس پی اودوں کا آپ لوگ میرے اوپر چھوڑ دیں تاکہ آپ کے ایک sensitive area میں ایک اچھا آفیسر ہو۔ تو ہم سب نے اس پر agree کیا اور ہمارے ضلع میں ایک ڈی پی اوصاحب post ہو گئے میرے خیال میں پنجوگر سے آئے تھے۔ ڈھانی میئنے قلات میں رہے تو وہاں حالات کافی بہتر ہو گئے تھے جو ہم عوام سے سنتے آرہے تھے۔ تو جناب پیکر! ٹھیک ہے کہ اسی ڈی پی اور صاحب کے جب ٹرانسفر کے احکامات ہوئے تو شاید be may اُس کے یہ محرکات تھے یہ واقعہ اس وقت پیش آیا۔ اور ابھی ایک OSD ڈی پی اوجو پہلے ڈی ایس پی تھا یا کینٹنگ ڈی پی او تھا آواران میں جس کی موجودگی میں آواران کا تھانہ لوٹا گیا اور ہمارے اٹھائیں ہتھیار وہاں سے لوٹ مار کر کے لے گئے اسی ڈی پی او کو قلات لایا گیا۔ ابھی میں جناب! عرض کروں کہ ابے sensitive area میں آپ اس طرح کے آفیسر کو جب پوٹ کریں گے کل بھی قلات میں strike ہوا تھا ہر تال ہوئی تھی شرڑوں اور پھیہ جام ہوا تھا اور ہمارے highway کو بھی بند کیا گیا تھا۔ میرے خیال میں دو دون کا انہوں نے ٹائم دیا ہے۔ پھر وہ منگر، قلات اور سوراب میں جو ہماری نزدیک تخلیق ہے پورے ایریا میں highway کو بند کیا گیا تھا۔

جناب چیرمن: آغا صاحب!

آغا عرفان کریم: جناب پیکر! دو منٹ۔ تو وہاں پر یہ ہوا کہ جب ایس پی صاحب سے کہا گیا کہ جناب آپ لوگ کیا کر رہے ہیں یہ کب تک، عوام کو کچھ رزلٹ چاہیے۔ تو انہوں نے کہا کہ جناب میں کل آیا ہوں کل ہی یہاں چارچ لیا ہے۔ میں ابھی از سرنو تحقیقات کرتا ہوں اب جناب! سات دن تو پولیس نے تحقیقات کی ان کا ہر روز یہی کہنا ہے کہ آغا صاحب آپ ہمیں 48 گھنٹے دیدیں ہم نے سی ایم صاحب سے بھی کہا ہے کہ 48 گھنٹے کے اندر آپ کو result دے دیں گے۔ وہ سات دن تو چلے گئے اب یا ایس پی صاحب آگئے ڈی پی اوصاحب ابھی از سرنو ٹائم مانگے رہے ہیں کہ مجھے ٹائم دے دیں۔ تو سر! ہمارے معزز ارکین اسکے بارے میں جانتے ہیں کہ یہ خود ڈاکو ہے۔ تو جناب! اس قسم کے آفیسر زایسے sensitive area میں کیسے امن قائم کریں گے؟ اور جو ہماری اقلیت کے غریب بندے جو انداز ہوئے ہیں ان کو یہ کیسے برآمد کریں گے۔ تو جناب پیکر! حکومت کے سینئر ارکین یہاں موجود ہیں ساتھ ساتھ FC کا جو مسئلہ ہے اسکے ساتھ ساتھ اس مسئلے کو بھی اٹھایا جائے۔

اور ہمارے province کے جو چیف ایگزیکٹو ہیں ان کے سامنے رکھا جائے کہ اپنی ڈی پی او کا مسئلہ پورے ضلع میں اس وقت لاءِ اینڈ آرڈر کا بہت serious مسئلہ ہے۔ ایسے آفسرز تعینات کئے جائیں جو کم از کم یہ تو سمجھیں کہ ان کا کام کیا ہے۔

جناب چیرمن: تھینک یو آغا عرفان! عظیمی پیر علیزی صاحبہ اسکے بعد wind up کریں میرے خیال میں صادق عمرانی صاحب! ایوان کی انفارمیشن کیلئے کہ آنریبل امریکن کنسل جزل صاحب ہماری اسمبلی میں اشريف لائے ہیں۔ welcome you . The Hon'ble American Council

General is in our Assembly Session .

(ڈیک بجائے گئے)

جناب چیرمن: جی پلیز عظیمی پیر علیزی صاحبہ!

محترمہ عظیمی پیر علیزی: سب سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ اور میں تمام ممبران کی طرح of course ان دونوں اہم واقعات کی مدت کرتی ہوں کہ وہ طلباء ہوں یا خواتین یہ دونوں پیار کے مستحق ہیں اور انہیں ان کا حق دینا چاہئے۔ جس طرح تمام ممبران نے بات کی اور ان سب کو دیکھتے ہوئے مجھے جواہس ہوا ہے کہ شاید واقعی ہمارے صوبے کے لاءِ اینڈ آرڈر کی situation وہ بہت خراب ہے۔ اور اگر ایسے حالات ہیں جیسے آغا صاحب نے فرمایا کہ کابینہ کے وزراء خود کہہ رہے ہیں کہ سسٹم ٹھیک نہیں ہے۔ تو ابھی سوچنا چاہئے پھر شاید وقت نہ رہے۔ جب کہ کچھ عرصہ پہلے وہ خود کہنٹ کے نمبر تھے تب انہوں نے یہ کوشش نہیں کی۔ لیکن چلیں بات صحیح ہے ابھی کوشش کر لیتے ہیں۔ اور ابھی اس کام کو کر لیتے ہیں۔ تو میں چاہتی ہوں جس طرح لاءِ اینڈ آرڈر situation کے مسائل ہیں۔ ان مسئللوں کے لئے کم از کم متعلقہ وزیر کو تولا زی موجود ہونا چاہئے۔ دو گھنٹے سے ہم اس مسئلے پر بات کر رہے ہیں۔ اور ہر شخص کھڑا ہو کر یہ کہہ رہا ہے کہ افسوس ہے وہ اس چیز کی حمایت کرتے ہیں۔ تو صرف حمایت کرنے سے مسئلے حل نہیں ہونگے۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ کوئی اچھی طرح سے سسٹم چلے۔ تو اس سسٹم کے چلنے کے لئے accountability سب سے بڑی چیز ہے۔ اس ہاؤس کے توسط سے میں چاہوں گی کہ اگر واقعی ہم تمام ممبرز سنبھیڈہ ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا سسٹم ٹھیک چلے تو براہ مہربانی تمام سینئر لوگ ملکرا یک کمیٹی ضرور تشکیل دیں۔ جب تک ہم نہیں دیکھیں گے کہ ہمارے جتنے بھی ادارے ہیں وہ کیا کام کر رہے ہیں اور کس حوالے سے کر رہے ہیں۔ شاید یہ تمام سوالات ہونا ہی بند ہو جائیں۔

تو میری آپ تمام مجرمان سے یہ بھر پورا لجھا ہے کہ مہربانی کر کے تی ایم صاحب آئیں تو یہ کوشش ضرور کی جائے کہ کمیٹی ضرور بن جائے۔ تھینک یو۔

جناب چیئرمین: جعفر جارج صاحب! ذرا short کیجئے۔

جناب جعفر جارج: تھینک یو جناب پسیکر! سب سے پہلے تو جو واقعہ خضدار میں مند میں جو چادر اور چار دیواری کی بات اصغر رند صاحب نے کی۔ ہندوؤں کی kidnapping، قلات میں بھتہ جولیا جا رہا ہے اُس کی ہم شدید مذمت کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ ان تمام باتوں میں ایک چیز ضرور نظر آ رہی ہے کہ وہ لوگ سامنے نظر نہیں آ رہے ہیں وہ کوئی طاقتیں ہیں جو نظر نہیں آ رہی ہیں۔ لیکن کوئی کے اندر کرپچن بچوں کی ساتھ جو طاقتیں کام کر رہی ہیں۔ میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں جناب پسیکر! محکمہ پولیس کے جواب میں ایچ او ز ہیں اور جو علاقے کے ڈی ایس پیز ہیں ان کا رو یہ کہ کرپچن بچوں کے ساتھ نہایت تشدد آ میز ہے۔ تمام کوئی کی چوریاں وہ پست لوگوں پر ڈالی جا رہی ہیں۔ میں نے وزیر داخلہ آئی جی پولیس، سی سی پی اور کوئی اور ڈی آئی جی آ پریشن ان تمام سے میں نے گزارش کی کہ کرپچن بچوں کے ساتھ ناجائز ہو رہا ہے۔ لیکن اسکے باوجود کوئی حقائق سامنے نہیں لائے گئے۔ یہاں تک کہ ان پر اتنا تشدد کیا گیا ہے کہ اُنکے urine میں blood آ یا ہے۔ اور ان کو hospital میں admit کیا گیا۔ اس کے باوجود وہ بچے آج بھی جیل میں ہیں۔ اور غریب ماں باپ ہیں ان کے پاس پیسے بھی نہیں ہیں کہ وکلاء کی فیس کا انتظام کریں۔ میں یہ چاہتا ہوں ہمارے سینئر صوبائی وزیر صاحب تشریف فرمائیں میں ان کو ایک رائے دینا چاہوں گا کہ یہاں سے وزراء کی ایک کمیٹی بنائی جائے۔ اور جو ظلم کرپچن بچوں پر ہو رہا ہے کہ کوئی کی تمام چوریاں ان پر ڈالی جا رہی ہیں اس پر ہماری کرپچن کمیونٹی کی ساتھ یقینی کا ثبوت دے کہ ہم آپ پر تشدد نہیں ہونے دیں گے ہم آپ کو ناجائز جیلوں میں بھرنے نہیں دیں گے۔ لہذا میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہاں سے دو تین چار وزراء کی کمیٹی بنائی جائے تاکہ یہ تمام معاملات کی تحقیقات ہو۔

جناب چیئرمین: جعفر صاحب! آپ نے جو بات کی بشدوست صاحب نے بھی یہی بات کی تھی۔ اس میں مسلمان، christian ، minorities and any one کے ساتھ ہمارے جتنے بلوچ، پنجاب، ہزارے اور بلوجستان کے رہنے والے چاہے کسی مذہب سے کسی قوم سے بھی تعلق رکھتے ہیں اُن سب کی بات ہوئی ہے۔ صرف ایک particular طبقے کی بات کرنا اور کہنا کہ صرف اُس کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے ظلم سب کے ساتھ ہو رہا ہے۔ اور ہم آپ کی بالکل تائید کرتے ہیں۔ اور جہاں پر ہماری minorities کے ساتھ کچھ ہو گا

اس کے ساتھ انشاء اللہ اس پوائنٹ کو بھی حکومت اپنے ساتھ سینئر وزیر صاحب موجود ہیں وہ بھی نوٹ کریں گے اور ساتھ اس پوائنٹ کو بھی اُسکے ساتھ raise کیا جائے گا۔

جناب جعفر جارج: سر! اس کی تحقیقات ہوئی چاہئے۔ چوری کے تمام کیسز جو ہوئے ہیں وہ کرچکن بچوں پر ڈالے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: عمرانی صاحب! میرے خیال میں بنت لعل گلشن بھی بات کرنا چاہتا ہے۔ آپ کو دو تین مرتبہ کہا ہے اگر آپ ان کو موقع دیں تو وہ شارٹ ایک منٹ میں بات کر لیں۔ بنت لعل گلشن! پلیز۔
شہزادے صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

سید احسان شاہ (وزیر صنعت و حرف): میں نے بھی پوائنٹ آف آرڈر پر اپنے حلقت کا کوئی مسئلہ بیان کرنا ہے۔ مولانا واسع صاحب یا عمرانی صاحب دونوں میں سے جو بھی wind up کرے گا last گا میں وہ کر لیں۔

جناب چیئرمین: شہزادے صاحب! آپ تشریف رکھیں پلیز۔ بنت لعل گلشن ذرا short کیجئے۔

وزیر صنعت و حرف: بنت صاحب بات کر لیں پھر آپ پوائنٹ آف آرڈر پر مجھے بولنے دیں۔

جناب چیئرمین: جی بنت لعل صاحب!

انجیئر بنت لعل گلشن (وزیر اقتصادی امور): شکریہ جناب سپیکر صاحب! جس موضوع پر آج بات ہو رہی ہے وہ واقعہ چاہے خضدار کا ہو چاہے مندکا ہو وہ قابلِ ذمۃ ہے۔ اور اپیشلی میں آپ کی توجہ اس ایوان کی توجہ minorities کی طرف اور خاص طور پر یہاں اغوا برائے تاؤان کے جو کیسز ہو رہے ہیں۔ اور ہماری موجودہ اسمبلیاں ہیں ان کے تقریباً دو سال پورے ہونے کو ہیں۔ ان دو سالوں میں کوئی تیس کے لگ بھگ ہماری ہندو بودھی کے لوگ اغوا ہوئے ہیں۔ اور جو بازیاب ہو کر آبھی جاتے ہیں تو پولیس اس کا credit لینے کی کوشش کرتی ہے کہ جی ہم نے اس کے لئے struggle کی ہے۔ ایک آدھ کیسز انہوں نے شاید بازیاب بھی کرایا ہو۔ لیکن اکثر ہمارے لوگ بازیاب ہوئے ہیں وہ تاؤان بھر کر ہی آئے ہیں۔ اب قلات کا امر داں جو اغوا ہوا ہے وہ بیگن ڈرائیور ہے یہاں پر شریف آدمی ہے۔ اس کے لئے ہاں کے جو بلوج قبائل ہیں قبائلی سسٹم ہے وہاں پر انہوں نے stand لیا ہوا ہے ہم اُن کا شکرگزار ہیں۔ لیکن یہی stand اگر پورے بلوجستان میں ہمارے دوسرے جو قبائل ہیں ساتھی ہیں ہماری اسمبلی میں بیٹھے ہیں معتبرین ہیں وہ اگر لیں اور اتنا protect کریں تو میرے خیال میں کچھ نہ کچھ اس میں ازالہ ہو سکتا ہے۔ اور قلات کے خاص طور پر جو بھی ہمارے قبائل

ہیں جنہوں نے اس وقت stand لیا ہوا ہے۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کی پیگھتی کا اظہار ہے جو ہم سے کر رہے ہیں۔ میری رحمان ملک صاحب سے ایک سال پہلے بھی بات ہوئی تھی۔ اور اب دس دن پہلے بھی وہ یہاں آئے تھے دوبارہ ان سے میری ملاقات ہوئی تھی تو انہوں نے کہا کہ ہم اس کیلئے کچھ کر رہے ہیں۔ اور آئندہ ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوگا۔ لیکن اس میں کوئی کمی نہیں بلکہ اضافہ ہوا ہے۔ اور یہی بات دس دن پہلے محترم زرداری صاحب جو ہمارے پر یزیدینٹ ہیں سے ہوئی تھی۔ تو انہوں نے نواب صاحب سے اس چیز کا ذکر کیا کہ جی کیوں اس طرح ہو رہے ہیں؟ روز بروز یہ ان غوا برائے تاداں کے واقعات بڑھ رہے ہیں۔ اور مجبوری ہماری minorities کی خاص طور پر ہماری ہندو برا دری کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اسلحہ اٹھائیں۔ میں اگر آج کسی مسلم کو چھپر مار دیتا ہوں تو وہ دو گاڑیاں بھر کر میری دکان یا گھر پر حملہ کر دیتے ہیں۔ تو اتنے طاقتور ہم نہیں ہیں کہ اسلحہ اٹھا کر ان سے مقابلہ کریں۔

جناب چیئرمین: لیکن آپ نے خود کہا کہ آپ کے لئے آپ کے ساتھی سب کھڑے ہیں تو اقلیت اکیلے feel نہیں کر سکیں گی اُنہوں نے بھی فلات میں اس طرح کہا۔

وزیر اقتصادی امور: سر! میں بھی یہی عرض کر رہا ہوں جو ہمارے دوست ساتھی ہمارے قبائلی سردار یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اس ایوان کے توسط سے میری ان سب سے گزارش ہے کہ وہ ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ جب ان کا تعاون ہوگا تو میرا خیال ہے کہ ہمارے یہ مسئلے کم ہو گے۔

جناب چیئرمین: جی شاہ صاحب! آپ بات کر لیں۔

وزیر صنعت و حرفت: جناب پیغمبر صاحب! بڑی مہربانی میں منکور ہوں کہ آپ نے مجھے دو منٹ یو لے کا موقع دیا۔ جناب والا! جس طرح کہ باقی علاقوں میں حقوقوں کی یا بلوجستان کے مسائل کی بات ہو رہی ہے۔ جناب والا! میرے حلقة کا بھی ایک دریہ نہیں مسئلہ ہے اور وہ ہماری اپنی گورنمنٹ کا یا واپڈا کا یا مرکزی ایکنسیوں کا پیدا کردہ ہے۔ جناب والا! وہ ہے میرانی ڈیم کے متاثرین۔ جب یہ ڈیم بنایا جا رہا تھا اُس وقت یہ کہا گیا تھا کہ اس کا او اٹر لیوں 245 تک آیا گا۔ اور flood high جب ہوگا دو سال میں ایک مرتبہ پھر یہ جا کے 265 کو touch کر لیگا۔ لیکن جناب والا! اس ڈیم کے بننے کے ساتھ ہی اس نے flood high میں 271.4 لیوں کو touch کیا۔ اور اس سے ہماری چار یونین کو نسل بالکل صفحہ ہستی سے مٹ گئیں۔ جناب والا! اور اس وقت کے صدر صاحب اور وزیر اعظم صاحب نے آکے وہاں پر اعلان کیا تھا کہ جو 271 لیوں تک متاثر ہوئے ہیں ہم اُن

کو compensate کریں گے۔ لیکن جناب! افسوس کی بات ہے کہ 242 تک تو ہو گئے ہیں لیکن اُس کے اوپر کے لیوں واپڈا اور عیسپا ک کے غلط ڈیزائن کی وجہ سے متاثر ہوئے ہیں۔ یہ ایسا نہیں ہے کہ وہ ان کو معلوم نہیں تھا یہ عیسپا ک کی ایک ٹینکنل غلطی تھی اس نے جو ڈیزائن کیا تھا وہ صحیح نہیں تھا تو اس لئے جناب والا! وہ متاثر ہوئے ہیں۔ میں اس ایوان کے توسط سے گزارش کرتا ہوں مرکزی حکومت کو واپڈا کے ذمہ داروں کو کہ وہ مہربانی کر کے اب جو ہو گیا سو ہو گیا لیکن پہلی بات تو یہ ہے کہ اُس پر انکو ائری کی جائے جو اس ڈیزائن کے ذمہ دار ہیں ان کو سزا دی جائے۔ تو جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ واپڈا والوں سے کہا جائے کہ ذمہ داروں کو سزا دی جائے اور جو متاثر ہیں ان کی امداد کی جائے ان کو compensate کیا جائے۔ اور جناب والا! ہم اپنے آئے ہوئے مہمان کو بلوچی اور بلوجستان کی روایات کے مطابق خوش آمدید کہتے ہیں۔ اور جناب والا! میرے حلقو میں ایک اور ڈیم (شادی کو) کے نام سے اسلام بن نجاح صاحب کا ملکہ بنارہا ہے۔ اور وہاں بھی کچھ لوگوں نے پچھلے دنوں ایک مظاہرہ کیا تھا اور ان کی بھی ڈیمانڈ یہی تھی کہ جی ہماری جتنی چیزیں زیریاب آ رہی ہیں ہماری جتنی چیزوں کا ضیاع ہو رہا ہے زمینوں کا ان کو compensate کیا جائے۔ تو میں اس معزز ایوان کے توسط سے سردار صاحب کی خدمت میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس چیز کو بھی مدنظر رکھیں۔ شکریہ۔

Mr . Chairman: Thank you very much .

جی مولوی سرور صاحب!

مولوی محمد سرور مولیٰ خیل (وزیرِ محنت و افرادی قوت): شکریہ جناب سپیکر! امن و امان کے حوالے سے بحث ہو رہی ہے تو مجھے تجہب بھی ہو رہا ہے کہ واک آؤٹ کس کے خلاف ہے اور احتجاج کس سے ہو رہا ہے اور ہم سب حکومت کا حصہ بھی ہیں میں تھوڑا۔۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! اپوزیشن میں میں ہوں تجہب آپ کو ہو رہا ہے یہ عجیب بات ہے۔

وزیرِ محنت و افرادی قوت: جی میں خود حیران ہوں کہ وہ واک آؤٹ کس کے خلاف کر رہے ہیں اور پھر احتجاج کس کے خلاف ہو رہا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! گزارش یہ ہے کہ ایک خضدار کا واقعہ نہیں ہے پچھلے پانچ سال سے بلوجستان میں جنازے ہی جنازے اٹھ رہے ہیں اور اب ہمارے قبرستانوں میں بھی اتنا اضافہ ہو گیا ہے کہ زمین ختم ہو گئی ہے۔ آغا صاحب نے فرمایا کہ جناب ہم بغیر اختیار کا بینہ یا بغیر اختیار حکومت، میں اگر یہ پوچھوں کہ آپ بتا دیں اس پورے ملک میں اصل با اختیار کون ہے؟ مرکز میں بھی ہو رہا ہے اسلام آباد میں خون بہرہ رہا ہے فرنٹیئر میں بہرہ رہا ہے پنجاب میں بہرہ رہا ہے سندھ میں یہی حالت ہے۔ تو جو با اختیار ہے وہ بتا دیں؟

چلو بلوچستان والے بے اختیار صحیح، اصل بات جناب سپکر! کہنے کوئی تیار نہیں ہے کہ یہاں اصل با اختیار کوئی اور ہے اور سامنے جو نظر آتے ہیں وہ کوئی اور ہے یا تو اس طرح کی کہانی ہے۔ بہر کیف گزارش یہ ہے کہ آج اخبارات میں آپ نے بھی پڑھا ہو گا کہ ایک پولیس آفیسر جو بچوں کو سکول چھوڑنے جا رہا تھا انہوں نے آس کے کو گولیاں مار دی۔ اور جناب سپکر! آپ کو بھی معلوم ہے ہم سب کو معلوم ہے کہ اب تک جو بھی واردات ہوئی ہے یہ چیز اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ وہ عام لوگ نہیں بلکہ انتہائی ٹرینڈ قسم کے لوگ ہیں جو صرف اور صرف شخص کو سر میں گولیاں مارتے ہیں۔ آج تک جو واردات ہوئی ہے اور ہم نے جو تفصیل لی ہے آج بھی اگر آپ پولیس سے رپورٹ منگوائیں وہ یہی ثابت کر لیں کہ جو بھی واردات ہوئی ہے مرنے والا شہید ہونے والے کا زخم صرف اور صرف سر میں ہے گولی اس کو سر میں لگی ہے۔ تو اس کا مطلب یہی ہے کہ یہ سب کچھ ایک منظم منصوبے کے تحت ہو رہا ہے۔ اب یہ اللہ جانتا ہے کہ کون کر رہا ہے۔ میں نے ایک دفعہ یہاں یہی نکتہ اٹھایا تھا تو ہمارے جو وزیر داخلہ صاحب ہیں جو حسب معمول اور حسب سابق آج موجود نہیں ہیں اور نہ ہوم سپکر ٹری صاحب موجود ہیں اور نہ انتظامیہ سے متعلق کوئی ہے۔ سپکر ٹری لاء صاحب کو میں خوش آمدید کہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب بیٹھے ہیں سینئر وزیر ہیں۔

وزیر محنت و افرادی قوت: نہیں مطلب یہ ہے کہ اگر امن و امان کے حوالے سے بحث ہے تو کم از کم ہوم سپکر ٹری کو آئی جی پولیس کو وزیر داخلہ کو تو ہونا چاہیے تھا لیکن شاید ان کے پاس ٹائم نہیں ہے۔ اور جناب! یہ کوئی پارٹی والی بات نہیں ہے یہ ذمہ داری کی بات ہے کیونکہ وہ وزیر داخلہ ہیں ان کو ہونا چاہیے تھا۔ اتنے بڑے واقعات پر اور میں اس کو ایک واقعہ نہیں سمجھتا ہوں پچھلے پانچ سال سے یہاں خون بہرہ رہا ہے اور لاشیں اٹھ رہی ہیں اور بے گناہ لوگ شہید اور مر رہے ہیں اور پھر خاص کر ایک مخصوص طبقے کو نشانہ بنایا جا رہا ہے جو اس صوبے کی تباہی کا باعث ہے۔ جو شخص ہمیں پچیس سال تین سال پڑھاتا رہا اُس کو ہم مار کے اس کی لاش اس کے علاقے میں بھجوار ہے ہیں۔ تو پھر ٹیلی فون بھی آ جاتا ہے کہ جی میں آزاد بلوچ ہوں میں میرک بلوچ ہوں اور مجھے کوئی سمجھ بھی نہیں آ رہا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں بی ایل اے سے تعلق رکھتا ہوں یا کس سے تعلق رکھتا ہوں۔ بہر کیف جناب سپکر صاحب! میں کہنا یہ چاہتا تھا کہ ہمارے منستر ہوم نے یہاں تسلیم کیا تھا ایک دفعہ میں نے یہ نکتہ اٹھایا تھا اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ جناب! ہم نے کپڑے ہیں لوگوں کو جو تار گٹ ملگ کرتے ہیں جو لوگوں کو مارتے ہیں ہم نے کپڑے ہیں ہم نے تھانے میں دیے ہیں۔ رات کے بارہ بجے اُن کو چھوڑ دیتے ہیں تو پھر یہ اپنی پوری ذمہ داری بیان کریں کہ میں وزیر داخلہ ہوں میں نے بندے کو کپڑا ہے قاتل کو کپڑا ہے رات کے بارہ

بے اس کوھانے سے چھوڑ دیا ہے تو کس نے چھڑایا ہے؟ اس کی وضاحت ہونی پاہیزے تاکہ پتہ تو چلے کہ جی کون کر رہا ہے اور پھر ذمہ واری کس کی ہے؟ جناب سپیکر صاحب! ایک انہائی ضروری مسئلہ جو میں اٹھانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں ایک سکول (اقراء و روضۃ الاطفال) ہے جس کی براخچیں پورے ملک میں ہیں ہے جناب! اس کے قاری عبدالصمد صاحب میں اس کو ذاتی طور پر اس لئے جانتا ہوں کہ وہ میرے بچوں کو بھی شام کو پڑھانے کے لئے آتے تھے۔ اس کو جمعہ والے دن اٹھالیا ہے، اس کے بچے اس کی بیوی ایک چھوٹا چھسات مہینوں کا بچہ ہے اور اس کے عزیز واقارب تجھ و پکار کر رہے ہیں تھانوں کا چکر لگا رہے ہیں۔ ڈی آئی جی صاحب آئی جی صاحب، سی سی پی او صاحب سب دفتروں کے چکر لگائے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جی اتنا تو بتائیں کہ اس کے بارے میں کوئی ایف آئی آر درج ہوئی کوئی اطلاع، کوئی ان سے ملنے کیلئے تیار نہیں ہے جناب سپیکر صاحب! مسئلہ حل کرنا تو دُور کی بات ہے۔ آج تک اس کے بچوں سے کوئی ملانہیں ہے جس دروازے پر وہ گئے ہیں انہوں نے کہا کہ جی صاحب مصروف ہیں جس دفتر میں وہ گئے ہیں بولتے ہیں صاحب میٹنگ میں ہیں۔ دُکھ کی بات ہے جناب سپیکر! اس کی بیوی خود میرے پاس آئی رورہی تھی۔ جناب سپیکر صاحب! یہ ایک واقعہ نہیں ہے ہر ایک گھر میں غم ہے ہر محلے میں غم ہے۔ اب وہ بے چارہ اٹھانے سے پہلے سناء ہے کہ اس کو کوئی فون آیا تھا کہ آپ فلاں جگہ آ جائیں آپ سے کام ہے اس نے کہا کہ جی میں تو آپ کو نہیں جانتا ہوں آپ مجھے کس لئے بلا رہے ہیں کیا کام ہے انہوں نے کہا کہ جی آپ جہاں کھڑے ہیں وہاں رک جائیں ہم آپ کے پاس آ رہے ہیں آپ سے کام کہ مجھے فون آیا اب وہ پولیس والوں کو کہتے ہیں کہ وہ جو آخری کال اس کے پاس آیا ہے وہ آپ معلوم کریں وہ کہتے ہیں کہ ہم فارغ نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں ہمارے سینئر منسٹر صاحب بیٹھے ہیں گورنمنٹ کی طرف سے وہ ہوم منسٹر صاحب سے بات کریں گے جو بھی حکام ہیں انہیں اس کے اور پر ایکشن لینا چاہیے۔

وزیر محنت و افرادی وقت: ٹھیک ہے جناب سپیکر!

جناب چیئرمین: شکریہ مولانا صاحب! جی صادق عمرانی صاحب!

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): شکریہ جناب سپیکر صاحب! خضدار کے واقعہ پر سردار اسلام بننجو صاحب نے جو پوائنٹ آف آرڈر raise کیا۔ اس واقعہ پر تمام حکومتی ارکین اور بلوجستان میں بسنے

والے ہر فرد کو بہت افسوس ہوا ہے۔ اس قسم کی صورتحال کا ہم سب یہاں پر بیٹھے ہوئے دوست جو اتحادی ہیں، مخلوط حکومت انہی دوستوں کی ہے اور یہ حکومت پارلیمانی گروپ ہم آپس میں بیٹھ کے ہر issue پر مشاورت کرتے ہیں اور اس پر فیصلے کیے جاتے ہیں۔ یقیناً تمام معزز ارکین کے جذبات کی قدر کرتے ہوئے میری بھی ہمدردیاں اُن نوجوانوں کے ساتھ ہیں، اُن خاندانوں کے ساتھ ہیں جو شہید ہوئے ہیں یا زخمی ہیں۔ جب ہم خود حکومت میں ہیں حکومت چلا رہے ہیں، یہاں کے تمام دوست تو ہمیں بایکاٹ نہیں کرنی چاہیے، ہمیں مل بیٹھ کے اس issue کو ان تمام اصل حقائق کو معلوم کرنے چاہئیں کہ وہ کوئی قوتیں ہیں جو اس قسم کی وارداتیں کر رہی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت پورے ملک کی تمام پولیٹیکل فورسز، لبرل قوتیں اُن کی یہ پوری کوشش ہے کہ اس ملک کے اندر جماعت اور جمہوری ادارے مختکم ہوں۔ یہ بات ہم سب کو تسلیم کرنا چاہیے کہ بعض قوتیں ایسی ہیں وہ اس ملک کے اندر امن و امان کو تباہ کرنا چاہتی ہیں ملک کے اندر رہشت گردی کو فروع دینا چاہتی ہیں ملک میں آمرانہ نظام کے وہ حامی ہیں چور دروازے سے اقتدار میں آنا چاہتی ہیں۔ بہت سی قوتیں بہت سے عناصر اس قسم کی سازشوں میں مصروف ہیں۔ لیکن بلوجستان کی سرزی میں اور بلوجستان میں بسنے والے ہم سب بھائی ہیں۔ گوکہ یہاں مختلف پارٹیاں ہیں، مختلف پروگرام ہیں، مختلف سوچ ہے نظریہ ہے لیکن بلوجستان کے اندر ہمیشہ ایک بھائی چارے کی نضاری ہے دوستانہ ماحول رہا ہے۔ انشاء اللہ اس چیز کو ان روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اس واقعے کی حکومت، چونکہ چیف منستر صاحب نہیں ہیں جیسے ہی آئیں گے اسے اسی کے اجلاس کے بعد فوری طور پر ان کو تمام صورتحال سے آج جو اس ایوان کے اندر ہوئی ہے آگاہ کیا جائیگا۔ اور کوشش کی جائیگی کہ جلد از جلد وہ آئیں اور اس پارلیمانی پارٹی کے اندر بیٹھ کے ہم مشترکہ طور پر ایک تحقیقات کریں۔ اور میں بھی یہی کہونگا کہ اس واقعے کی تحقیقات بلوجستان ہائی کورٹ کے کسی سینئر محج سے کرائی جائے تاکہ اصل حقائق معلوم ہو سکیں کہ آیا اس کے پیچھے کوئی قوتیں کارفرما ہیں۔ کیونکہ سیاسی اختلافات بھی ہو سکتے ہیں، پیچ میں کوئی اور دہشتگردی کیونکہ جو بھی ریاست کا ذمہ دار ہوگا، جو سرکار کا انہبوں نے حلف اٹھایا ہوا ہے وہ اس قسم کی دہشتگردی نہیں کریگا کہ حکومت میں ہوتے ہوئے ایک آدمی وہ حکومتی تحریک کو یا حکومتی عمل کو سبوتاڑ کرنے کی کوشش کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ نہ حکومت کا نہ اس سرزی میں کا نہ اس ملک کا وفادار ہو سکتا ہے۔ اس قسم کے واقعات آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ ان تمام چیزوں کا ہمیں مل جمل کر سوچنا پڑے گا کہ اس کا آخر مستقل حل کیا ہے؟ دیکھیں کوئی کے اندر آئے دن انغو، ڈکیت، میرے حلقو میں اقلیتوں کی انغو کی وارداتیں، قلات میں وارداتیں، ظاہر ہے کہ ان تمام چیزوں کو ایک فرد کی نہیں بھیت سردار اسلام بزنخوا ایک قبائلی حیثیت رکھتے ہیں۔ وزیر داخلہ کا تعلق بھی خضدار سے ہیں اور ایک قبائلی

حیثیت رکھتے ہیں۔ سردار شاء اللہ زہری بھی اُسی حلقت سے ہیں۔ کیونکہ بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو ہمیں اپنے قبائلی رسم و رواج کو اور قبائلی طاقت کو بھی اس علاقے میں استعمال کرنی چاہیے کہ یہ کونسی طاقتیں، کونسی چیزیں ہیں؟ ان کو بے نقاب کرنا ہمارا فرض اور ہماری ذمہ داری بنتی ہے۔ کسی بھی ادارے پر فوری طور پر تحقیقات کرنے سے پہلے الزام لگانا مناسب نہیں ہے۔ مناسب یہی ہے کہ یہ تحقیقات کا عمل جیسے حکومت کے پاس اسکی رپورٹ آئے گی، ہم سب اکٹھے ہیں علیحدہ نہیں ہیں۔ یہاں حتیٰ بھی پارٹیاں ہیں جتنے بھی دوست بیٹھے ہوئے ہیں، ہم پہلے بھی اکٹھے تھے اس سے پہلے بھی مخلوط حکومت تھی جب سے اس ملک میں پارلیمانی سسٹم آیا ہے۔ بلوجستان کے اندر مخلوط حکومتیں چلتی رہی ہیں۔ یہی اتحادی، یہی دوست مہربان، کبھی ہم لوگ کبھی مولانا واسع صاحب اپوزیشن میں تھے آج حکومتی بیٹھیں ہیں، ظاہر ہے کہ ہم جمہوری لوگ ہیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی ایک جمہوری پارٹی ہے اسکی قیادت نے اس ملک میں جمہوریت کے لئے قربانیاں دیں۔ آپ نے دیکھا کہ دہشت گردی کا جو واقعہ ہوا، سانحہ کار ساز میں ہمارے ایک سونوے نوجوان بہادر، ہونہار ساتھی شہید ہوئے۔ اس ملک کے خلاف، اس صوبے کے خلاف، صدر پاکستان کے خلاف، جمہوریت کے خلاف، ملکی اور بین الاقوامی سازشیں ہو رہی ہیں۔ اور یہ خضدار کا واقعہ بھی اُن چیزوں کی ایک کڑی ہے۔ تو ان تمام چیزوں کا ہمیں مل جعل کر سنجیدہ طریقے سے اسکا ایک حل نکالنا ہے۔ اور جیسے ہمارے مولانا شیرانی صاحب نے جو بھی سے بھی بات کی تھی کہ یہاں بلوجستان میں ہم تمام پوپلیٹیکل پارٹیاں مل بیٹھ کے آخر بلوجستان کے اندر آنے والے واقعات اور آج جو کچھ ہو رہا ہے اسکا ہمیں مستقبل کے لئے بھی ایک مقابلہ مشترکہ طور پر کرنا پڑے گا اور آج بھی جو کچھ اس جمہوری حکومت کے خلاف ہو رہا ہے تو اس کے خلاف بھی ہمیں مشترکہ ایک لائچ عمل اختیار کرنا پڑے گا اور اس کے لئے ہمیں ایک سیاسی لائچ عمل مرتب کرنا پڑے گا شکریہ جناب! ہمارے جن دوستوں نے واک آؤٹ کیا تھا اور پھر ہماری درخواست پر واپس آئے اور ہم لوگوں نے سنجیدہ طریقے سے ایک دوسرے کو سننا اور خضدار کے واقعے کی ہم شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ اور انشاء اللہ اس واقعے پر ہم بیٹھ کے ایک مستقل حل نکال لیں گے۔ تھینک یو جناب!

جناب چیئرمین: سینئر منسٹر مولانا صاحب! آپ windup کرینگے اس پر حکومتی موقف کے حوالے سے کچھ کہیں گے؟

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): شکریہ جناب پیکر! سب سے پہلے میں آپ کو اس کرنی پر بیٹھ کر صدارت کرنے کی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جناب پیکر! سردار اسلام بزنجو صاحب، حمل کمٹی صاحب اور دوسرے دوستوں نے بلوجستان کے کچھ واقعات کے بارے میں جو حال ہی میں رونما ہوئے تھے ان پر بات کی۔ جناب پیکر! سب سے پہلے میں اپنے دوستوں سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ اس واقعہ پر مجھے سردار اسلام بزنجو صاحب کچھ اور دوستوں سے گلہ ہے کہ اس معاملے میں انہوں نے واک آؤٹ کر کے اس طرح تاشردے دیا کہ یہ دردار غم صرف سردار صاحب اور عبدالرحمن مینگل صاحب یا ان کے حلقوں کے رہنے والوں پر ہے اور یہ درد ہم محسوس نہیں کرتے ہیں۔ جناب پیکر! مومن کی شان ایک جسم کی مانند ہوتا ہے۔ جسم کے کسی بھی عضو میں درد ہو تو پورا جسم میں درد محسوس ہوتا ہے۔ لہذا ہم بحیثیت ایک مسلمان ایک بلوجستانی، بلوجستان کی سرزی میں پر گواہ سے ٹوپ تک اس سرزی میں کے رہنے والوں پر جہاں جہاں درد ہو تو ہم سب یہاں کے رہنے والے اس درد کو محسوس کرتے ہوئے جناب پیکر! ایک پارٹی کے حوالے سے میں اس واقعے کی مذمت اور ساتھ حکومتی عہدے یا اس ہاؤس میں چیف منستر صاحب کی عدم موجودگی کی بنا پر کیونکہ اس کو windup کرتے ہوئے جناب پیکر! اس سے پہلے کہ میں ان حالات پر کچھ روشنی ڈالوں یہاں کچھ مہمان آئے تھے اور ہمارے دوست کہتے ہیں کہ نادیدہ قوتیں نادیدہ قوتیں کوئی ہیں؟ تو جناب پیکر! اگر مہمان ادھر ہوتے تو میں خوش آمدید کے بعد ان دوستوں سے یہ گزارش کرتا کہ آپ لوگ اپنی ساری سازشیں یہاں سے واپس کر کے ہمارے اندر کوئی دھماکہ شماکہ نہیں ہو گایہ سب کچھ آپ لوگوں کے کرتوتوں کی وجہ سے ہمارے اوپر ہو رہا ہے ہمارے وطن عزیز کے اندر صوبہ پشتونخواہ میں ہو یا صوبہ بلوجستان میں ہو یا پنجاب اور دوسرے علاقوں میں ہو تو یہ سب کچھ انہی کے کارناموں سے انہی کے کرتوتوں سے انہیں کی موجودگی سے ہمارے خطے میں ہو رہا ہے۔ وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ کون کرتے ہیں۔ کون ہو سکتا ہے؟ کوئی بلوجستانی اس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ ہمارے اپنے بچوں پر دھماکہ کر لے۔ یعنی ہمارے درمیان خانہ جنگی پیدا کرنے کے لئے کہ فلاں یہ کرتا ہے فلاں یہ کرتا ہے۔ تو جناب پیکر! سب سے پہلے اگر وہ مہمان ادھری ہیں تو ہمارا یہ پیغام اپنی حکومت تک پہنچا دیں کہ اس خطے میں بلیک واٹر کے نام سے جو تنظیم ہے اس کو واپس کر دیں اور ہم بلوجستانی پاکستانی سب

یہاں ایک دوسرے کے بھائی ہیں اور ہم یہاں کچھ بھی کرنہیں سکتے ہیں۔ جناب پسیکر! اس کے ساتھ ساتھ اس معاملے کے حوالے سے آج اس ہاؤس کو اگر ہم اس طرح چھوڑ دیں کہ کوئی کہے کہ یہ اچھا ہوا برا ہوا نہیں ہوا۔ اس حوالے سے میں نہیں سمجھتا اگرچہ چیف منستر صاحب موجود نہیں ہیں لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ چیف منستر صاحب اور ہمارے سب دوستوں کے درمیان میں ایک ہم آہنگی ہے اور کوئی اس طرح نہیں ہے کوئی بھی کا بینہ کار کن۔ تو اس حوالے سے میں اس ہاؤس میں خضدار کے واقعے کے حوالے سے اور ان لوگوں کی دل جوئی کے لئے ان والدین کی جن کے پیارے بچے شہید ہو گئے جن کے پیارے بچے اس میں زخمی ہو گئے۔ تو اس حوالے سے میں اس معززاً ایوان کی اور ان لوگوں کی رائے کا احترام کرتے ہوئے ایک جوڈیشل انکوائری کا یہاں اعلان کرتا ہوں حکومت بلوجستان اس انکوائری کے لئے کسی سینئر جو کو مقرر کرتی ہے اور انکوائری ہو جائے اور پھر اس پر ہم کام شروع کر دیتے ہیں۔ جناب پسیکر! دوسری بات، ہم نے بار بار مرکزی حکومت اور ان اداروں کو سمجھایا ہے کہ ہم پارلیمنٹ میں بیٹھے ہوئے لوگ دونوں طرف سے مارکھا رہے ہیں۔ کیونکہ جو ہمارے ناراض لوگ ہیں وہ پہاڑوں پر ہیں وہ ہمارے بارے میں یہ رائے رکھتے ہیں کہ یہ حکومت کے لوگ ہیں یہ اداروں کے لوگ ہیں بلوجستان کا غم اور فکر ان کے ساتھ نہیں ہے۔ جب ہم مرکزی گورنمنٹ سے رابطہ کرتے ہیں وہاں جا کر آئیں کے دائرے میں رہتے ہوئے وزیر اعظم صاحب، پریزیڈنٹ صاحب، وزیر داخلہ اور دوسرے اداروں کے لوگوں سے یہ گزارش کرتے ہیں کہ خدارا اپنی ایفسی اور اپنے لوگوں کو لگام دیں۔ اس دفعہ وزیر داخلہ صاحب آئے تھے تو انہوں نے بھی کہا کہ بالکل کوئی ایفسی کی چیک پوسٹ نہیں ہو گی کچھ بھی نہیں ہو گا سب ہم نے واپس کر دیئے۔ جبکہ ہمارے دوست کہتے ہیں کہ مند میں پہاڑی کے اوپر انہوں نے اپنے لوگوں کو بھالیا ہے ان کے پاس دور میں ہوتے ہیں تاکہ ہر ایک کا گھر، ہر ایک کی عورت اور ہر ایک کی شکل وہ سب ان کو نظر آجائے۔ جناب پسیکر! میں حکومت بلوجستان کی طرف سے اور میں دوستوں سے یہ گزارش کروں گا کہ اس میں کوئی زمی نہیں ہو گی۔ اگر اس میں کوئی کمزوری آگئی تو یہ آپ لوگ صرف دکھاوے والی ادھربات کرتے ہیں۔ تو ہم ایفسی والوں کو حکومت بلوجستان کی طرف سے اور اس ہاؤس کی طرف سے ٹائم دیتے ہیں کہ دس دن کے اندر اندر مند کی پہاڑی خالی کر دیں۔ ورنہ اس بارے میں پھر حکومت بلوجستان اور ہمارے پارلیمانی

گروپ اس بارے میں فیصلہ کریں گے (ڈیک بجائے گئے) اور وہ ایک مضبوط اور سخت فیصلہ ہو گا۔ جناب سپیکر ان دو باتوں کے بارے میں اور ان معاملات کے بارے میں جن کا ساتھیوں نے ذکر کیا۔ ہمارے چیف منستر صاحب بھی آجائیں اور اب ہم اس پر مجبور ہو گئے گئے ہیں۔ دو سال سے ہم نے ان ساری روایتوں کو اپنایا ہوا ہے کہ آج ٹارگٹ کلگ ختم ہو جائیگا آج لوگوں کا خون بہانا بند ہو جائے گا آج یہ لوگ اپنے آپ پر کنٹرول رکھیں گے۔ لیکن جناب سپیکر! ان پر ہمارے کروڑوں اور اربوں روپے بھی خرچ ہو رہے ہیں اور ہمارا تحفظ بھی نہیں ہو رہا ہے۔ اور ہماری تذلیل بھی انہی اداروں کے ہاتھوں سے ہو رہی ہے۔ جناب سپیکر! اس کے بعد پارلیمانی گروپ ہماری ایک حکومت ہے ایک اسمبلی جب نواب صاحب آجائیں گے تو بلوجستان کے بارے میں اب ہم بہتر محسوس کرتے ہیں کہ ہمارے بغیر ہماری بات نہ کوئی آئین کے حوالے سے سنتا ہے نہ کوئی قانون کے حوالے سے۔ چیف منستر صاحب کی موجودگی میں ہم اور بھی فیصلے کریں گے۔ شکریہ جناب سپیکر! میں آپ کا اور اس ہاؤس کے تمام دوستوں کا جوانہوں نے آج بلوجستان کے اس درد اور غم کو محسوس کیا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں یہ گزارش بھی کرتا ہوں کہ اگر ہم نے اپنے درمیان میں اتحاد پیدا کر دیا جیسے کہ عین اللہ شمس صاحب نے کہا کہ مولانا شیرانی صاحب نے وہاں ایک میٹنگ کاں کر دی ہے شاید آپ کو بھی دعوت نامہ مل چکا ہو گا آپ نے بھی اس میٹنگ میں شرکت کی ہو گی۔ جناب! نہیں آپ ابھی ادھر ہیں معدرت۔ تو اس حوالے سے انہوں نے جب نواب صاحب سے بات کی ہے تو ابھی ہم اپنے فیصلے اپنے طور پر کر لیتے ہیں کیونکہ ہم نے کافی اُن سے کہا ہے کہ خدارا ہمارے ساتھ اس طرح نہ کریں۔ جناب سپیکر! اس پر میں آپ کا اور سب ہاؤس کا مشکور ہوں (وآخر الدعوانا ان الحمد لله رب العالمين)۔

جناب چیئرمین: تھیں یو۔ جناب عمرانی صاحب نے surety دی ہے کہ وہ وزیر اعلیٰ صاحب سے بات کریں گے۔ اور سینئر منستر صاحب نے بھی کہا کہ وہ وزیر اعلیٰ صاحب سے بات کریں گے اور انہوں نے خود اعلان بھی کیا ہے۔

سینئر وزیر: جناب سپیکر! ہمارے ایک دوست نے کہا کہ ہمارے کرچن بچوں پر ظلم ہو رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب آجائیں اسکی تحقیقات کرنے کی اُن کو لیقین دہانی کرائیں گے۔ (ڈیک بجائے گئے)

جناب چیئرمین: بہت بہت شکر یہ سینئر وزیر صاحب، وزیر اعلیٰ صاحب سے بات کر نیں گے اور جو کمیٹی کا انہوں نے اعلان کیا ہے وہ بھی جلد ”جوڈیشل کمیٹی“، وہ بھی آجائیگی اور امید ہے کہ آئندہ ایسے واقعات نہیں ہونگے۔ اب جناب ظہور بلیدی صاحب اور عبدالرحمن مینگل صاحب میں سے کوئی ایک محک اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 47 پیش کریں۔

مشترکہ قرارداد نمبر 47

میر عبدالرحمن مینگل (وزیر معدنیات): شکر یہ جناب سپیکر! یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وہ صوبہ بلوجستان کی صنعتوں خصوصاً لسیلہ کی صنعتوں میں مقامی افراد کے روزگار کے 75 فیصد کوٹے کو یقینی بنانے نیز صنعتیں لگاتے وقت ٹکیس میں پھوٹ اور بینکوں سے حاصل کردہ قرضوں کی بدولت قائم تمام صنعتیں بلوجستان میں بڑھتی ہوئی ہیروزگاری کلمخوذ خاطر رکھتے ہوئے بلوجستان کے مقامی افراد کے 75 فیصد کوٹے پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کیلئے خصوصی اقدامات کریں۔

جناب چیئرمین: قرارداد نمبر 47 پیش ہوئی۔ اب محک اس پر کچھ بات کرنا چاہیں گے؟

وزیر معدنیات: شکر یہ جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ بلوجستان دنیا کا امیر ترین خط ہے۔ یہاں مسئلے مسائل اتنے زیادہ ہیں کہ لوگ یہاں خود کشی کرنے پر مجبور ہیں۔ مزدور لیبر کے حوالے سے صنعتی علاقہ ہے جس طرح ڈسٹرکٹ لسیلہ میں صنعتی ایریا ہے وہاں 75 فیصد کوٹہ بلوجستان کا ہے۔ اور کراچی سے تقریباً 80 فیصد یا 90 فیصد لیبر وہاں صنعتوں میں دن رات دو شفتوں میں مزدوری کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے بلوجستان کے مزدوروں کو وہاں صنعتوں میں مزدوری کے لیے بھی اتنا حق نہیں دیتے ہیں کہ وہ جا کر وہاں صنعتوں میں فیکٹریوں میں مزدوری کر کے اپنے بال بچوں کے لیے روزی کمائیں۔ جناب سپیکر! صنعتوں میں ٹکیس کے حوالے سے ان کو جو مھوٹ ہے۔ اور بینک سے قرضہ لے کر یہاں صنعت کاری کرتے ہیں تو بلوجستان کے ہمارے مختلف علاقوں کے لوگ جب وہاں جاتے ہیں تو نہ انکو مزدوری دیتے ہیں نہ ان کا کوئی پرسان حال ہے۔ میں وفاقی گورنمنٹ سے آپ کے اور اس ایوان کے توسط سے اپیل کرتا ہوں گزارش کرتا ہوں کہ وفاقی گورنمنٹ یہاں کے پیروزگار لوگوں کو ان صنعتوں میں کھپائے تاکہ ان کی پریشانی دور ہو جائے اور اس ایوان سے میری گزارش ہے کہ اس قرارداد کی حمایت کرے۔ مجھے یقین نہیں آ رہا کہ یہ قرارداد پاس ہو کر اس پر عملدرآمد ہوگا۔ لیکن حسب روایت جیسے ہی قرارداد آتی ہے ہم پاس کر کے ان کو بھیجتے ہیں لیکن اُسکے اوپر کوئی عملدرآمد نہیں

ہوتا۔ لیکن پھر بھی مجبوری ہے اس ایوان کے اور آپ کے توسط سے تو یہ قرارداد پیش کرنا پڑتا ہے امید ہے معزز ایوان اس قرارداد کی پوری حمایت کر کے اس کو پاس کریگا۔

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ آیا قرارداد منظور کی جائے؟
(قرارداد منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: سکرٹری اسمبلی گورنر بلوچستان کا حکم نامہ پڑھیں۔
سکرٹری اسمبلی: میں اب جناب عزت مآب گورنر بلوچستان صاحب کا حکم نامہ پڑھ کر سناتا ہوں۔

ORDER

In exercise of the powers conferred on me by clause (b) of Article 109 , under the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan 1973, I Nawab Zulfiqar Ali Magsi , Governor of Balochistan , hereby order that on conclusion of business the session of the Provincial Assembly of Balochistan shall stand prorogued on Monday the 4th March, 2010 .

sd/

(Nawab Zulfiqar Ali Magsi)

Governor Balochistan

جناب چیئرمین: اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔
(اسمبلی کا اجلاس شام 6 جگہ 10 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

